فون نمبر ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

خلافت نمبر

بروز جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

جلد ۶۸/۳۳	۲۷ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۴ مئی ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قدرتِ ثانیہ (یعنی خلافت) جس کا وعدہ کیا گیا ہے دائمی ہے

اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا یہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی

"یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے...... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعے سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں.. جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔

...... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے...... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۲۴ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۲۴ مئی ۱۹۷۹ء
خلافت نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجزائے ملت کو اکٹھا کرنے والی حبلُ اللہ

خلافت کے آسمانی نظام کی وہ عظیم الشان برکت جس کے نتیجہ میں مومنوں کی جماعت بے شمار برکتوں کی مورد بنتی اور شاہراہِ ترقئ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے یہ ہے کہ یہ وہ حبلُ اللہ ہے جو مختلف و منتشر اجزائے ملت کو اکٹھا کر کے انہیں اتحاد و ایتلاف کی دولت سے مالا مال کر دکھاتی ہے۔ پھر ان کا یہ اتحاد و ایتلاف اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائجِ خیر کا موجب ہو کر دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالتا ہے جس کی وجہ سے اطراف و جوانبِ عالم میں سعید روحیں حق کی طرف کھنچی چلی آتی ہیں اور کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے اور خلافت کے آسمانی نظام سے وابستہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں توحیدِ خالص اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان کے قیام کے نتیجہ میں نیکی، صلاح اور تقویٰ کی راہ استوار ہوتی چلی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں باہم متحد و متفق رہنے کی تلقین کرتے ہوئے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا
(آلِ عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور پراگندہ مت ہو۔

اس آیت سے صاف عیاں ہے کہ جو مومن حبلُ اللہ یعنی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہیں گے وہ پراگندہ ہونے سے محفوظ ہو جائیں گے یعنی اللہ کی رسی انہیں اکٹھا کر کے اور باہم متحد و متفق بنا کر پراگندہ نہیں ہونے دے گی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی رسی سے کیا مراد ہے۔ سو اس سے مراد جیسا کہ علامہ ابن جریر نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت کے حوالہ سے لکھا ہے ایک تو کتاب اللہ اور دوسرے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ ہے لیکن ان دونوں ہی کی اتباع میں خلافتِ راشدہ کو بھی جسے خدا تعالیٰ خود قائم کرتا ہے حبلُ اللہ کا درجہ حاصل ہے جبھی تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین کی سنت کی بھی پیروی کرنے اور اسے مضبوطی سے پکڑے رہنے کی وصیت فرمائی جیسا کہ فرمایا:۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ (ابوداؤد کتاب السنہ)

ترجمہ:۔ تمہیں میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔

اس سے ثابت ہے کہ خلافت کے آسمانی نظام کو بھی حبلُ اللہ کا درجہ حاصل ہے۔ اور جہاں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں پراگندگی، نااتفاقی اور پھوٹ سے بچنے کے لئے حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کا حکم دیا ہے اس میں یقیناً خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ دلی اخلاص کے ساتھ وابستہ رہنے کا حکم بھی شامل ہے۔

اس کے علاوہ بھی اگر حبل کے لغوی معنوں کی رُو سے دیکھا اور غور کیا جائے تو قرآنی آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا میں خلافت کے آسمانی نظام کی طرف واضح اشارہ موجود ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں حبل کے ایک معنی رسی کے ہیں جو منتشر اجزاء کو اکٹھا کر کے انہیں وجودِ واحد کی شکل میں بدل دیتی ہے۔ اس کے ایک معنے حفاظت (اقرب) کے اور ایک اور معنے امن کی یقین دہانی (لین) کے بھی ہیں۔ مؤخر الذکر دونوں معانی کی رُو سے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا میں خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہنے کی بھی تلقین کی گئی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آیتِ استخلاف (النّور رکوع ۷) میں جہاں خلافت پر ایمان رکھنے والے اور اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالانے والے مومنوں سے ان کے درمیان خلافت کا آسمانی نظام قائم کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہاں اس آسمانی نظام کی سب سے بڑی برکت ہی یہ بیان فرمائی ہے کہ اس کی وجہ سے دین کو مضبوطی اور استحکام نصیب ہوگا اور مومنوں کی خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی جیسا کہ فرمایا:۔

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (النّور رکوع ۷)

ترجمہ:۔ اور (موعودہ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے طور پر) وہ ان (مومنوں) کے لئے اُس دین کو جو اُس نے ان کے لئے پسند کیا ہے ان کے واسطے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کی خوف کی حالت کو ان کے لئے امن کی حالت میں بدل دے گا۔

اس سے ثابت ہے کہ خلافت کے وعدہ میں امن کا وعدہ از خود شامل ہے اور قیامِ خلافت کے ذریعہ دراصل خوف کی حالت کے امن کی حالت میں بدلنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ حبل کے ان معنوں (یعنی امن کی یقین دہانی) کی رُو سے بھی حبل اللہ سے ایک مراد خلافت کا آسمانی نظام بھی ہے اور وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا میں خلافت کے آسمانی نظام سے پختہ طور پر وابستہ رہتے ہوئے اتحاد و ایتلاف کی نعمت سے مالا مال ہونے اور اس کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب آنحضورؐ کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں مبعوث فرما کر خلافت کے آسمانی نظام کو از سرِ نو قائم فرمایا ہے اور ہمیں اس نظام سے وابستہ رہنے کی سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ ور فرما کر ہمیں اتحاد و ایتلاف کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑ کر نظامِ خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہیں اور نسلاً بعد نسلٍ اس سے وابستہ رہ کر اس نعمتِ عظمیٰ کی حفاظت کرتے چلے جائیں اور اس راہ میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ خلفاءِ سلسلہ احمدیہ ہمیں ہمارا یہ فرض مسلسل یاد دلاتے چلے آرہے ہیں۔ اس بارہ میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک نہایت ہی اہم ارشاد پر اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ آپؓ خلافت کے آسمانی نظام کو بھی ایک حبل اللہ قرار دیتے ہوئے یاددہانی کے رنگ میں فرماتے ہیں:۔

"تم ادب سیکھو کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے۔ تم اس حبل اللہ (یعنی نظامِ خلافت) کو مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔" (بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

رکھتا ہے عجب شانِ خدا نامِ خلافت

ملتا ہے اُسی قوم کو انعامِ خلافت ✽ ہو جس کا عمل لائقِ اکرامِ خلافت
خورشیدِ جہاں تابِ نبوت کی کرن سے ✽ رخشندہ ہیں دیوار و در و بامِ خلافت
یہ سلسلہ در سلسلہ قائم ہے ہُدیٰ کا ✽ پیغامِ نبوت ہی ہے پیغامِ خلافت
پھر شور اٹھا خمکدۂ مصطفوی میں ✽ پھر دَور میں لائے ہیں وہی جامِ خلافت
شاہی میں گدائی ہے گدائی میں ہے شاہی ✽ رکھتا ہے عجب شانِ خدا نامِ خلافت

توقیر یہ ہے دین کا اک نکتۂ باریک
آزاد وہی ہے کہ جو ہے رامِ خلافت

خلافت کی اہمیّت اور عظیم الشّان برکات سے متعلق رُوح پرور اور بصیرت افروز ارشادات

"خلافت کا آسمانی نظام بھی حبلُ اللہ ہے تم اسے مضبوط پکڑ لو اور مضبوط پکڑے رکھو"

"خوب یاد رکھو تمہاری ترقّیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں جبتک اسے پکڑے رکھو گے دُنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی"

"اِس نظام کی برکت سے اِسلام دُنیا میں ضرور غالب آئے گا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمّہ داریوں کو کماحقّہ ادا کرتا رہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متفرق اجزاء کو اکٹھا کرنے والی خدا کی رسّی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"تم ادب سیکھو کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے۔ تم اِس حبلُ اللہ (یعنی نعمتِ خلافت) کو مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔"

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

"تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے۔ اتفاق بڑی نعمت ہے اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دے دیا جو شیرازۂ وحدت قائم رکھے جاتا ہے۔ وہ نہ تو نوجوان ہے اور نہ اس کے علوم میں اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں ہونی چاہیئے لیکن خدا نے تو موسیٰؑ کے عصا سے جو بے جان لکڑی تھی اتنا بڑا کام لے لیا تھا کہ فرعونیت کا قلع قمع ہوگیا۔ اور میں تو اللہ کے فضل سے انسان ہوں۔ پس کیا عجب کہ خدا مجھ سے یہ کام لے لے۔ تم اختلاف اور تفرقہ اندازی سے بچو۔"

(بدر ۲۴ اگست ۱۹۱۱ء)

اِسلام کے اہم مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

" خلافت اِسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ اسلام کبھی ترقّی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقّی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا۔ اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا .... پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقّیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور

تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دُنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی۔ جیسا کہ مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دُنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی۔ بے شک افراد مریں گے، مشکلات آئیں گی، تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہو گی بلکہ دن بدن بڑھے گی!"

(درس القرآن المجید مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

"مجھ پر اور آپ پر عائد ہونے والی ذمّہ داریاں"

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا اُس ڈھال کو اس نے ہم سے لے لیا اور اس نے مجھے آگے کر دیا۔ مَیں بہت ہی کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں مدافعت کی قوّت مجھ سے زیادہ ہو، مجھ میں تو وہ بھی نہیں۔ لیکن جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سُنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے، اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔ لیکن کچھ ذمّہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں اور کچھ آپ پر۔ مَیں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر آپ لوگوں کو گواہ ٹھہراتا ہوں اِس بات پر کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے، جہاں تک اس نے مجھے توفیق دی ہے، جہاں تک اس نے مجھے طاقت دی ہے، آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے۔ مَیں ہر لمحہ اور ہر لحظہ دعاؤں کے ساتھ اور اگر کوئی اور وسیلہ بھی مجھے حاصل ہو تو اس وسیلہ کے ساتھ آپ کا مددگار رہوں گا اور مَیں اپنے ربّ سے یہ اُمّید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دے گا کہ آپ صبح و شام اور رات اور دن اپنی دعاؤں سے، اپنے اچھے مشوروں سے، اپنی ہمدردیوں سے اور اپنی کوششوں سے میری اِس کام میں مدد کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دُنیا میں قائم ہو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دُنیا میں لہرانے لگے... دُنیا انشاء اللہ یہ نظارے دیکھے گی مگر ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کرتا رہے"!

(الفضل ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کا مقام اور اس کی اہمیت بزرگانِ امّت کی نظر میں

(سلطان احمد پیر کوٹی)

الٰہی سنت

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ جب بھی دنیا میں گمراہی پھیل جاتی ہے اور لوگ ہدایت کے راستہ سے دور ہو جاتے ہیں دنیا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا مصداق ہو جاتی ہے تو وہ اپنے برگزیدہ بندوں میں سے کسی کو دنیا میں مبعوث فرما کر بنی نوع انسان کی ہدایت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ یہ برگزیدہ لوگ دنیا کو اپنے خداداد نور سے منور کرتے۔ اور انہیں تاریکیوں سے نکال کر ان کے خالق و مالک خدا کی طرف لے آتے ہیں۔ لیکن خدا کے یہ برگزیدہ بندے بھی بشر ہونے کی وجہ سے فانی ہوتے ہیں اور انہیں بھی آخر اس دنیا کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا پڑتا ہے۔ اور ان کا زمانہ حیات بھی محدود ہوتا ہے اس لئے وہ راستبازی کی تخم ریزی تو کر دیتے ہیں لیکن ان کی تکمیل ان کے ہاتھوں نہیں ہو پاتی۔ انبیاء کے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کے بعد سلسلہ خلافت کو قائم کرتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ نُبُوَّةٍ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ

(کنز العمال جلد ۶)

کہ دنیا میں ہر نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم کیا ہے

خلیفہ اپنے نبی متبوع سے الگ نہیں ہوتا بلکہ اس کا ظل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ وہی کام کرتا ہے جو نبی متبوع کے ہوتے ہیں وہ اس راستبازی کی آبیاری کرتا ہے جس کی تخم ریزی اس کے نبی متبوع نے کی ہوتی ہے۔ وہ نبی متبوع کے نور کو دنیا میں دیر تک قائم رکھنے۔ اور اسے دور دور تک پھیلانے کا موجب بنتا ہے۔

گویا خلافت نبوت سے کوئی الگ شے نہیں۔ وہ سلسلہ نبوت کا ایک تتمہ ہوتا ہے۔ وہ ایک عکس انداز اور ظلی مظہر ہوتی ہے جس کے ذریعہ نور نبوت کو دنیا میں پھیلایا اور زمانہ نبوت کو ممتد کیا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے۔ اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات خلافت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادۃ القرآن ص۵۵)

امت مسلمہ سے خلافت کا وعدہ

خلافت ایک عظیم نعمت ہے اور اس کی اہمیت اسلام میں دیگر مذاہب سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے خاص مسلمانوں سے خلافت کی نعمت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ نور میں آیت استخلاف میں فرماتا ہے۔

"اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ اس کو ان کے لئے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دیگا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں قرار دیئے جائیں گے"

گویا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ خلافت پر ایمان لائے اور اس کے قائل رہے تو جس طرح دوسری قوموں میں خلافت کے سلسلہ کو قائم کیا گیا تھا۔ اسی طرح ان کے اندر بھی خلافت کا سلسلہ قائم کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ انہیں اس دنیا پر قائم فرمائے گا۔ جو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اور اس دین کی جڑیں مضبوط کر دے گا۔ وہ خوف کے بعد امن کی حالت ان پر لے آئے گا۔ اس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کے عبد بنے رہیں گے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے بعد خلافت کے قائم ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَىٰ ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَىٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَىٰ ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَىٰ ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَىٰ ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَىٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ

(مسند احمد بن حنبل بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح)

یعنی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا تم میں نبوت قائم رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت راشدہ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا پھر ایسی بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے اور جب یہ دور ختم ہوگا تو پھر ظالمانہ بادشاہت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھا لے گا۔ اور اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی اسکے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

ان پیشگوئیوں کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فوری طور پر خلافت کا قیام عمل میں آیا اور پھر خلفاء راشدین کے ذریعہ اسلام کو وہ شان و شوکت نصیب ہوئی۔ جو دوسرے انبیاء کی جماعتوں میں نہیں پائی جاتی۔ لیکن چونکہ خلافت ایسی نعمت ہے جو ایمان بالخلافت اور اس کے مناسب حال اعمال سے وابستہ ہے۔ اس لئے جب مسلمانوں نے خلافت کی قدر نہ کی۔ اور دنیوی جاہ و جلال اور مال و منال کی طرف بشدت مائل ہوگئے۔ تو یہ نعمت ان سے چھین لی گئی۔

لیکن خدائی وعدوں کے مطابق یہ زوال اور بے بسی کا زمانہ ہمیشہ کے لئے قائم رہنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں اسلام کو پھر عروج حاصل ہونا شروع ہوگا۔ اس کی بے کسی اور بے بسی کا دور ختم ہو جائے گا۔ وہ نہ صرف اس کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا بلکہ اسے تمام دیگر مذاہب پر غالب کر کے دکھلائے گا یہ اظہار دین کب ہوگا۔ علماء محققین نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمد کا مظہر ہوگا۔ اور اسی زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوت کے دوبارہ قائم ہونے کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور اس کے بعد آپ کا خاموشی اختیار کر لینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خلافت کا یہ دور تا قیامت قائم رہے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" (الوصیت)

چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور اسی کے تسلسل کو جاری رکھنے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب قدرت ثانیہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام خلافت کے ذریعہ ہی [illegible] زمانہ ہو رہا ہے۔ اور اسلام کو جو غلبہ نصیب ہوگا وہ قیامت تک رہے گا۔ اسلام دوبارہ انحطاط اور زوال کا شکار نہیں ہوگا

خلافت کا مقام اور اس کی اہمیت

خلافت اسلام کے اہم مسائل میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ دیکھیں اسلام کے دورِ اول میں خلافت راشدہ کے زمانہ میں قوموں کی قومیں اسلام میں داخل ہوئیں اور اسلام بڑی سرعت کے ساتھ معلوم دنیا میں پھیل گیا۔ لیکن جب خلافتِ روحانی کا سلسلہ قائم نہ رہا تو اسلام کی ترقی بھی رک گئی۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ آئندہ بھی اسلام کی ترقی کے لئے خلافت کا قیام بہت ضروری ہے اور اس کی اہمیت پر بزرگانِ سلف نے بہت زور دیا ہے۔ انہوں نے اس کی عظمت و شان کو واضح کیا ہے۔

حضرت امام فخر الدین صاحب رازیؒ

(۱۱۴۹ — ۱۲۰۹)

حضرت امام فخر الدین رازیؒ نے جو چھٹی صدی ہجری کے مایۂ ناز عالم، زبردست متکلم اور عظیم الشان مفسر قرآن ہیں اپنی تالیف منیف "تفسیر کبیر" میں سورۂ نور کی آیت استخلاف کی تفسیر کرتے ہوئے اس سے بعض اہم مسائل مستنبط کئے ہیں۔ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ خلافت بھی ہے۔ جسے آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"تیسرا مسئلہ۔ اللہ تعالیٰ ہر ممکن چیز پر قادر ہے۔ کیونکہ اس نے فرمایا ہے لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کہ وہ انہیں خلیفہ بنائے گا اور اس دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے قائم کر دے گا اور ان پر جو خوف آئیں گے ان کو امن میں تبدیل کر دے گا۔ اور اس نے ایسا کر کے دکھا دیا۔ اور ان سب باتوں کو صرف وہی پورا کر سکتا ہے جو ہر ایک ممکن چیز کے کرنے پر قادر ہو......

چھٹا مسئلہ۔ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے برحق ہونے پر اور آپ کے سچا ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ آپ نے ایک غیب کی خبر دی یعنی پیشگوئی کی کہ "وہ ضرور بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ اور ان کے دین کو جو اس خدا نے ان کے لئے پسند کیا ہے قائم کر دے گا اور ان پر جو خوف آئیں گے ان کو امن میں تبدیل کر دے گا۔" اور یہ غیب کی خبر جو آپ نے دی پوری ہو گئی۔ اور ایسی غیب کی خبر دینا ایک معجزہ ہے۔ اور معجزہ صداقتِ نبوت کی دلیل ہوتا ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سچے

اصول ہیں۔" (ترجمہ از عربی)

حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ

(وفات ۶۷۱ھ)

حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری الخزرجی القرطبیؒ جو ساتویں صدی ہجری میں گزرے ہیں (وفات ۹ شوال ۶۷۱ھ) اپنی مشہور تفسیر الجامع لاحکام القرآن میں آیت قرآنیہ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ آیت ایسے امام اور خلیفہ کے بنانے کے لئے بطور اصول ہے جس کی ہر بات سنی جائے اور اس کی اطاعت کی جائے تا اس کے ذریعہ امت میں اتحاد اور اتفاق قائم رہے۔ اور خلیفہ کے احکام نافذ کئے جا سکیں۔ اور امت اور ائمہ امت میں ایک خلیفہ ضرور بالضرور ہونے کے متعلق کوئی اختلاف نہیں۔ بجز ایک شخص الاصم (فرقہ معتزلہ کا ایک مشہور شخص جو تحت بہرہ تھا) کے کہ جو شریعت کے احکام سننے سے بہرہ تھا یا وہ جو اس کا ہم خیال ہو۔ یہ شخص یعنی الاصم کہتا ہے۔ کہ مذہب میں خلیفہ ہونا واجب نہیں۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر امت کے لوگ خود ہی حج اور جہاد کر لیا کریں۔ اور باہمی عدل و انصاف کو قائم رکھیں۔ اور وہ دوسروں کے حقوق ادا کرتے رہیں۔ اور مال غنیمت، مال فَی اور صدقات وغیرہ مستحقین میں خود ہی تقسیم کرتے رہیں۔ اور جس پر کوئی شرعی سزا لازم آتی ہو اس کو سزا دے دیا کریں۔ تو ان کے لئے ایسا کرنا کافی ہوگا۔ اور انہیں اپنے لئے کوئی خلیفہ یا امام مقرر کرنا واجب نہیں ہوگا۔ جس کے سپرد یہ کام ہوں لیکن اس کے خلاف ہماری دلیل (ایک خلیفہ کے وجوب پر) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں (اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً) اور اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا (یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ) اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ جو لوگ ایمان لائیں گے۔ اور مناسب حال اعمال بجا لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ (الخ) یعنی ان میں سے خلیفے بنائے گا وغیرہ آیات"

(جلد اول صفحہ ۲۶۳، ۲۶۴ ترجمہ از عربی)

دوسرے معلوم ہوا کہ آپ نے قرآن مجید میں خلافت کی اہمیت کو اس طرح واضح فرمایا ہے

"علماء نے کہا ہے کہ کعبہ کو لوگوں کے لئے ترقی اور بقا کا ذریعہ بنانے میں یہ حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو آدمیت کے سلیقہ پر بنایا ہے۔ یعنی ان میں باہمی حسد و رقابت۔ قطع تعلق، ناراضگیاں لوٹ کھسوٹ اور قتل و خونریزی وغیرہ رکھ دی ہے۔ پس ضروری تھا کہ مشیتِ الٰہیہ اور حکمتِ ربانی ایسا شخص بھی پیدا کرتی۔ جو ایک دوسرے پر تعدی سے منع کرتا اور ایک دوسرے کو بری باتوں سے منع کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں (اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً) پس اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت کا حکم دے دیا۔ اور ان کے سب کام ایک شخص کے سپرد کر دیئے۔ جو انہیں باہمی جھگڑوں سے روکے اور قطع تعلق کی بجائے انہیں باہمی الفت کی تلقین کرے۔ اور ظالم کو مظلوم پر ظلم کرنے سے روکے۔ اور ہر شخص کو اپنی محنت سے فائدہ اٹھانے کا حق دے.... اور بادشاہ کا ایک سال کا جور و جفا لوگوں کے ایک منٹ کے لئے بے قابو ہو جانے سے کم نقصان دہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس فائدہ کے لئے خلیفہ پیدا فرمایا۔ تا اس خلیفہ کی رائے کے مطابق کام ہوں۔ اور عام لوگوں کے ظلم و تعدی کو اس خلیفہ کے ذریعہ دور کیا جائے۔"

(جلد ۴ صفحہ ۳۲۵ زیر تفسیر آیت جعل اللہ الکعبۃ الحرام الخ) (ترجمہ از عربی)

علامہ محمود شکری آلوسی بغدادیؒ

(وفات ۱۲۷۰ھ)

علامہ محمود شکری آلوسی بغدادیؒ اپنی مشہور تصنیف "روح المعانی" میں آیت استخلاف کی تفسیر میں کتاب نہج البلاغۃ کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

"نہج البلاغہ" میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اہل فارس سے اس وقت لڑنے سے متعلق مشورہ لیا جب وہ لڑائی کے لئے جمع ہو رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کام میں کامیاب یا ناکام ہونے کا دارومدار نہ کثرت پر ہے اور نہ قلت پر کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے معزز کیا اور اس کی تائید کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس شان کو پہنچ گیا۔ اور ہم سے اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ فرمایا ہے (وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا) اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے اور اپنے لشکر کی مدد کرنے والا ہے۔ اور اسلام میں خلیفہ کا مقام اس دھاگا کا ہے جس میں منکے پروئے ہوئے ہوں۔ اگر دھاگا ٹوٹ جائے۔ تو وہ سب بکھر جاتے ہیں اور کبھی ایسی بکھرنے والی چیزیں ہوتی ہیں کہ اگر وہ ایک بار بکھر جائیں تو پھر وہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ اور عرب اگرچہ آج کل تعداد میں بہت تھوڑے ہیں۔ مگر وہ اسلام کی وجہ سے بہت ہیں۔ اور اکٹھے اور مجتمع ہونے کی وجہ سے وہ غالب ہیں۔ پس آپ قطب (وہ کیل ہیں جس کے گرد چکی چکر لگاتی ہے) پس آپ چکی کو عربوں کے ذریعہ چلائیں۔ اور اپنی جگہ انہیں جنگ کی آگ میں جھونکیں۔ کیونکہ اگر آپ اس ملک سے باہر چلے گئے۔ تو عرب ہر طرف سے آپ پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یہاں تک وہ نقص اور کوتاہی جو آپ اپنے پیچھے چھوڑیں گے اس سے زیادہ اہم ہوگی۔ جو آپ آگے مشاہدہ کریں گے اور آج یہ وقت آ گیا ہے کہ کل غیر عرب اقوام آپ کی طرف اس طرح دیکھیں گی عرب قوم کی جڑ یہی شخص ہے۔ اگر تم اس جڑھ کو کاٹ دو گے۔ تو تمہیں اس سے نجات اور راحت نصیب ہو جائے گی۔ پس وہ سارا زور آپ کے خلاف لگا دیں گے۔ اور آپ نے جو ان کی تعداد کا ذکر فرمایا ہے تو ہم نے گزشتہ ایام میں ان سے زیادہ کثرت کی وجہ سے لڑائی نہیں کی بلکہ ہم تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ساتھ ان سے لڑتے رہے ہیں۔"

(طبع مصر جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷) (ترجمہ از عربی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

(۱۷۰۳ — ۱۷۶۲ء)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ نے اپنی تصنیف منیف "حجۃ اللہ البالغۃ" میں لکھا ہے کہ خلیفہ کا مقام اپنے متبوع نبی سے الگ نہیں۔ وہ اس کا نائب اور اسی کے احکام کو جاری کرنے والا ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت اس کے نبی متبوع کی اطاعت اور اس کی نافرمانی اس کے نبی متبوع کی نافرمانی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"میں کہتا ہوں کہ جب امام اس مذکورہ قسم کے مصالح کے لئے ہی مقرر کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے ساتھ قوم و ملک کا انتظام وابستہ ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان دونوں مصالح کے لئے ہی دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ اور امام آپ کا نائب اور آپ ہی کے احکام کو جاری کرنے والا ہے تو اس کی اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت۔ اور اس کی نافرمانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہوگی۔ ......

اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو امیر کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ نیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام تو ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے سے دشمن سے لڑا جاتا ہے۔ اور اس سے اپنا بچاؤ کیا جاتا ہے ....

میں کہتا ہوں کہ امام کو ڈھال بتایا ہی اس لئے گیا ہے کہ وہ کلمۃ المسلمین کے اجتماع اور ان کے دفاع کا ایک سبب ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرے۔ تو وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا۔ وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں کہتا ہوں یہ اس لئے ہے کہ اسلام صرف انہی دو قسم کے مصالح کی وجہ سے جاہلیت سے ممتاز ہے اور خلیفہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ان دونوں میں نائب ہے۔ پس جب وہ ان دونوں قسم کے مصالح کے جاری کرنے والے اور قائم کرنے والے سے الگ ہوگیا۔ تو اس نے جاہلیت سے مشابہت اختیار کی۔"

(جلد ۲ ص ۲۳۹ و ص ۲۴۰)

(ترجمہ از عربی)

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رح

(وفات ۱۲۴۶ھ)

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید رحمہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے پوتے اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے دست راست تھے۔ آپ ایک جید اور متبحر عالم تھے۔ آپ نے سیف و قلم دونوں سے اسلام کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے اپنی کتاب "منصب امامت" میں تحریر فرمایا ہے کہ خلیفہ نبی کے حکم میں ہے۔ تمام عبادات شرعیہ اور عبادات دینیہ اس کے حکم پر موقوف ہیں۔ اور اُخروی نجات اس کی اطاعت کے بغیر ممکن نہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"دوسرا نکتہ خلیفہ خدا رب العالمین کا سایہ اور انبیاء و مرسلین کا ہمسایہ ہے۔ کیونکہ وہ ترقی دین کا سرمایہ اور خدا تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کا ہم مرتبہ ہے۔ وہ دائرۂ امکان کا مرکز، جمیع کائنات عالم کی جائے فخر اور اہل عرفان کا افسر ہے۔ وہ افراد انسانی کا سر دفتر ہے۔ اس کا دل خدائے رحمٰن کی تجلی کا عرش اور اس کا سینہ رحمت کا ایک بیکراں سمندر ہے۔ اس کا اقبال خدا تعالیٰ کے جلال کا پرتو اور اس کی مقبولیت جمال ربانی کا عکس ہے اس کا قہر قضا و قدر کی تلوار اور اس کا کرم منبع عطا ہے۔ ..... اس کا مقابلہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کا مقابلہ اور اس کی مخالفت رب قدیر کی مخالفت ہے۔ ہر کمال جو اس کی خدمت گزاری میں خرچ نہ ہو خلل خیال ہے۔ اور ہر علم جو اس کی عظمت و شان کے بیان کے کام نہ آئے سراسر باطل اور محال وہم ہے۔ ہر صاحب کمال جو اپنا موازنہ اس کے ساتھ کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کی راہ پر چلتا ہے۔ اہل کمال کی علامت یہی ہے کہ وہ اس کی خدمت میں مشغول رہیں اور اس کی اطاعت میں اپنے آپ کو گم رکھیں۔ اس کے ساتھ برابری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں۔ اور اسے رسول کی جگہ سمجھیں۔

تیسرا نکتہ خلیفہ راشد نبی کے حکم میں ہے۔ ہر چند کہ وہ فی الحقیقت رسالت کے مرتبہ تک نہیں پہنچا۔ لیکن منصب خلافت پر انبیاء امت کے ہی بعض احکام جاری ہوتے ہیں۔ ہر چند کہ یہ احکام آئندہ ابواب میں انشاء اللہ بالاستیعاب درج کئے جائیں گے۔ لیکن ان میں سے دو تین احکام بطور نمونہ اس جگہ بیان کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ اخروی نجات اس کی اطاعت پر موقوف ہے۔ یعنی خواہ کوئی شخص ہزار درجہ معرفت الٰہیہ کے حصول اور اصلاح نفس کے سلسلہ میں اپنی پوری کوشش کرے۔ لیکن جب تک وہ رسول پر ایمان نہیں لائے گا نجات اخروی اس کے ہاتھ ہرگز نہیں آئے گی۔ اور خدائے جبار کے غضب اور جہنم کی آگ سے رہائی حاصل نہیں کر سکے گا پھر ہر چند کہ کوئی شخص عبادات شرعیہ اور اطاعات دینیہ بجا لائے۔ اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہونے میں اپنی پوری کوشش خرچ کرے۔ جب تک کہ وہ امام وقت کی اطاعت میں گردن نہیں جھکائے گا اور اس کی امامت کا اقرار نہیں کرے گا۔ اس وقت تک اس کی عبادات آخرت میں کام نہیں آئیں گی۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکے گا۔ حدیث نبوی میں ہے جو شخص اپنے وقت کے امام کو شناخت نہیں کرتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم لوگ اپنی پانچوں نمازیں ادا کرو۔ رمضان المبارک کے پورے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو۔ تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس حالت میں مرتا ہے کہ امام وقت کی بیعت کا قلادہ اس کی گردن میں نہیں ہوتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

اور ان احکام میں سے ایک حکم یہ ہے کہ شرعی عبادات اس کے حکم پر موقوف ہیں۔ یعنی اگر عبادات دینیہ اور اور اطاعات شرعیہ اس کی سنت کے مطابق ہیں۔ تو وہ مقبول ہیں ورنہ مردود اور یہ کہ نماز جمعہ، نماز عیدین، اسلام کی حدیں اور سزائیں سب کی سب امام کے حکم پر موقوف ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے رہ کر دشمن سے لڑا جاتا اور اس سے اپنا بچاؤ کیا جاتا ہے"

(منصب امامت شائع کردہ گوشۂ ادب ملتان ص ۶۳/۹۲)

مولانا ابو الکلام صاحب آزاد

(1889 — 1958)

اس صدی یعنی چودھویں صدی میں برصغیر ہندو پاکستان کے ایک جید عالم، صاحب طرز انشاء پرداز اور قادر الکلام مقرر مولانا ابو الکلام آزاد گزرے ہیں۔ آپ نے "مسئلہ خلافت" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آپ خلافت کی اہمیت اور ضرورت پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"جس طرح شخصی، اعتقادی اور عملی زندگی کے لئے مرکز قرار پایا ہے۔ ضرور تھا کہ جماعتی اور ملی زندگی کے لئے بھی ایک مرکز وجود قرار پاتا۔ لہٰذا وہ مرکز بھی قرار دے دیا گیا۔ تمام امت کو اس مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا۔ جس کی محبت اس کی رفاقت اس کی اطاعت، اس کی حرکت پر حرکت اس کے سکون پر سکون۔ اس کی طلب پر لبیک۔ اس کی دعوت پر انفاق جان و مال ہر مسلمان پر فرض کر دیا گیا۔ ایسا فرض جس کے بغیر وہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں نہیں آسکتا۔ اسلام کی اصطلاح میں اسی قومی مرکز کا نام "خلیفہ" اور امام ہے اور جب تک یہ مرکز اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا ہے۔ یعنی کتاب و سنت کے مطابق اس کا حکم ہے۔ ہر مسلمان پر اس کی اطاعت و اعانت اسی طرح فرض ہے جس طرح خود اللہ اور اس کے رسول کی۔"

(مسئلہ خلافت شائع کردہ خیابان عرفان ص ۲۵ کچہری روڈ لاہور)

آپ مزید تحریر فرماتے ہیں کہ

"ان تمام ابواب کے یکے بعد دیگرے ترتیب سے واضح ہو گیا۔ کہ اس بارے میں نظام شرعی کی اصلی ترتیب یہ ہے۔

ا۔ امت کے لئے حسب نص اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ مرکز اجتماع وجماعت خلیفہ کا وجود ہے۔ اس کی اطاعت فرض ہے۔

ب۔ خبر دے دی گئی تھی کہ جب تک یہ قریش میں صلاحیت رہے گی۔ خلافت پر قابض رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ج۔ بنیاد معاملہ خلافت کی حکمت پر ہے یہ وہ حکمت کہ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ۔ یہ نیابت نبوت ہے اور اعمال وسنت نبوت ہی کا نام قرآن کی اصطلاح میں حکمت ہے۔ پس ضرور ہے کہ خلیفہ کے تمام کاموں کی بنیاد سنت پر ہو بدعت و احداث پر نہ ہو۔ اور یہی معنی خلافت علی منہاج النبوت کے ہیں۔

د۔ جب خلافت منعقد ہو گی تو تمام امت پر اس کی اطاعت فرض ہے۔ فی ما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیۃ

(ایضاً ص ۹۹ حاشیہ)

مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم نے زوالِ امت کی چھان بین کی ہے اور آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ زوال امت کا سبب ہیں اجتماع و ائتلاف کا فقدان ہے۔ جو بغیر خلافت کے کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"مسلمانوں کی قومی زندگی کے عروج کا اصلی دور وہی تھا جب ان کی قومی و انفرادی مرکزی وحدت اعتقادی و عملی زندگی پر اجتماع و ائتلاف کی رحمت طاری تھی۔ اور ان کے تنزل و ادبار کی اصلی بنیاد اسی دن پڑی جب اجتماع و اعتقاد کی جگہ افتراق و انتشار کی نحوست چھائی شروع ہوگئی۔ اجتماع ہر مادہ مجتمع تھا

(باقی دیکھیں ص ۱۴)

خلافتِ حقّہ اسلامیہ

(مکرم مولوی محمدؐ صدّیق صاحب امرتسری ربوہ)

خلافت فضلِ ربّ العالمیں ہے / خلافت نورِ خیر المرسلیں ہے
خلافت دیں کا اِک حصنِ حصیں ہے / خلافت کامرانی کی امیں ہے
خلافت حرزِ جانِ مومنیں ہے / خلافت حافظِ شرعِ متیں ہے
خلافت مرکزِ آئینِ قرآں / خلافت کاشفِ اسرارِ دیں ہے
خلافت عصمتِ صغریٰ کی حامل / خلافت جانِ اصحاب الیمیں ہے
خلافت پرتوِ حُسنِ محمدؐ / خلافت لائقِ صد آفریں ہے
خلافت مخزنِ عرفان و حکمت / خلافت چشمۂ ماءِ معیں ہے
خلافت باعثِ تہذیبِ انساں / خلافت ہی سے شانِ مومنیں ہے
خلافت وحدتِ ملّت کی ضامن / خلافت آیۃٌ للعالمیں ہے
خلافت بندگانِ حق کے حق میں / حصارِ امن و ایمان و یقیں ہے
خلافت کے بغیر اے قومِ احمدؐ / نہ دُنیا ہے نہ عقبیٰ ہے نہ دیں ہے
خلافت سے جو رکھتا ہے عداوت / وہ پیروکارِ شیطانِ لعیں ہے
خلافت کا یہ فیضِ عام !— لیکن / بفیضِ رحمۃٌ للعالمیں ہے
خلافت سے ہیں اہلِ شرک مرعوب / لعیں دجّال یکسر سہمگیں ہے

فَاِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام
خلافت اب بھی اِس دیں کی امیں ہے

یہ دیں ہے دینِ فطرت اور خلیفہ / امام و پاسبانِ مسلمیں ہے
بظاہر بے سروساماں ہے لیکن / بباطن حصنِ قرآنِ مبیں ہے
بھٹک سکتا نہیں وہ راہِ حق سے / خلافت پر جسے کامل یقیں ہے
وہ جس سے غلبۂ حق ہے مقدّر / خلافت کا نظامِ بہتریں ہے
جو منکر ہے خلافت کا وہ دراصل / اسیرِ بُغض و استکبار و کیں ہے
رسالہ الوصیت پڑھ کے دیکھو / وہاں ذکرِ خلافت بالیقیں ہے

کیا ہے متحد قوموں کو جس نے / اخوّت میں یہ وہ حبلِ متیں ہے
چمکتا ہے جہاں نورِ محمدؐ / رُخِ اسلام کی یہ وہ جبیں ہے
محمدؐ لاجرم ختم الرسل ہیں / خلافت اُن کی خاتم کا نگیں ہے
چمن میں پھر بہار آئی ہے جس سے / یہ وہ بارانِ دورِ آخریں ہے
یہ ہے زندہ نشاں زندہ خدا کا / وہی اس کا مددگار و معیں ہے
خلافت کے مقابل لا کے دکھلا / نظام ایسا اگر دیکھا کہیں ہے

دُعا سے جس کی ظلمت دُور ہوگی
وہ شمعِ نور ربوہ میں مکیں ہے

نیا ہے آسمانِ اہلِ ربوہ / نئی ہی لاجرم اس کی زمیں ہے
مسیحِ پاکؑ کا فرزندِ خامس / بفضلِ حق امیر المؤمنیں ہے
خلیفہ ناصرِ دینِ محمدؐ / امامِ وقت کا جو جانشیں ہے
اسے حاصل ہے تائیدِ سماوی / خدا اس کا مددگار و معیں ہے
جہاں میں ہوگا اب اسلام غالب / یہ اس کو اور جماعت کو یقیں ہے
یہی مقصد ہے اس کی زندگی کا / یہی اِک کام ہر دم دلنشیں ہے
حقوق اللہ سدا مدِّ نظر ہیں / برائے خلق با خندہ جبیں ہے
ہے جان و مال سب وقفِ رہِ دیں / کلام اس کا بڑا کیف آفریں ہے
ہے محرومِ نظامِ دینِ حق وہ / خلافت پر جسے ایماں نہیں ہے
تو کیا جانے کہ یہ بھی اہلِ حق پر / عطائے خاصِ ربّ العالمیں ہے
کھنچی آتی ہیں جس کی سمت قومیں / وہ جوئے رحمتِ رحماں یہیں ہے
محمدؐ کے چمن کی آبیاری / ہمارا اعلیٰ فرضِ اوّلیں ہے

خلافت کے فضائل پر یہ صدّیقؔ
کلامِ خاکسار و کمتریں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی معاشرہ کا قیام خلافت سے وابستہ ہے

خلافت ملّتِ بیضا کے حق میں ٭ حصارِ امن و ایمان و یقیں ہے
خلافت کا یہ فیضِ عام لیکن ٭ بفیضِ رَحْمَۃٌ لِلعالمین ہے

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

دنیا کے مذاہب کی تاریخ سے بالبداہت ثابت ہے کہ اسلامی معاشرہ کی بنیادی اینٹ مامور ربانی کے ہاتھوں رکھی جاتی ہے اور اس کا استحکام اور ترقی و تکمیل نظام خلافت کی بدولت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لاکھوں کروڑوں انسانوں میں اخلاقی روحانی اور مذہبی اعتبار سے تغیر عظیم برپا کر دینا آسمانی کام ہے اسی کا دلوں پر قبضہ و تصرف ہے۔ وہی خلافت قائم کرتا ہے وہی خلیفہ راشد کے مقدس وجود کو اپنی حیرت انگیز قدرتوں اور تصرفوں کا مرکز بناتا ہے۔ وہی اس کی راہ نمائی کرتا ہے۔ وہی اس کی زبان مبارک سے کلام کرتا ہے اور وہی اس کی دعاؤں کی قبولیت کے غیبی اسباب پیدا کرتا ہے۔ ادھر وہ خدا کی جماعت میں تحریک کرتا ہے۔ ادھر آسمانی فرشتوں کی فوجیں اس کی تائید کے لئے نازل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کے روح القدس سے معمور کلمات مردہ قوموں، ملکوں اور دلوں کو زندہ کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس کے عہد مبارک میں عظیم الشان نشانات دکھلاتا اور اس کی خاطر دنیا کو بدل دیتا ہے۔ اور خدا کی بادشاہت اور اس کا تخت روحوں اور دماغوں پر قائم ہو جاتا ہے۔ اور وہ معاشرہ جسے دیکھنے کو قرنوں اور صدیوں کے لوگ ترستے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ خلافت کی برکات سے پوری شان و شوکت سے نقشہ عالم پر ابھر آتا ہے۔ اور زمین ایک بار پھر خدا کے نور سے جگمگا اٹھتی ہے۔

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود و مجدد الف آخر علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ الہامیہ میں مقام خلافت اور اس کے عالمی انوار و برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

"انسانِ کامل کو حضرت احدیت کی جانب سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے۔ اور رنگ دیا جاتا ہے۔ الوہیت کی صفتوں کے ساتھ اور یہ رنگ ظلی طور پر ہوتا ہے۔ تا مقام خلافت متحقق ہو جائے۔ اور پھر اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے۔ تا ان کو روحانیت کی طرف کھینچے اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لا کر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے۔ اور یہ انسان اس سب کا وارث کیا جاتا ہے جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔"

(ترجمہ صفحہ ۳۹-۴۰)

قرآن مجید نے سورۂ نور میں اس حقیقت کو نہایت دلنشین پیرایہ میں واضح کیا ہے۔ اور امت مسلمہ کو اس ابدی و ازلی صداقت پر قائم کرنے کے لئے کہ اسلامی معاشرہ و نظام خلافت لازم و ملزوم ہیں۔ تین محکم اور ٹھوس دلائل دیئے ہیں۔

پہلی دلیل عہد حاضر کی ایک بلیغ مثال کی صورت میں پیش فرمائی ہے۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ

(النور: ۳۶)

اللہ آسمانوں کا بھی نور ہے اور زمین کا بھی۔ اس کے نور کی کیفیت یہ ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں ایک دیا ہو (اور وہ) دیا ایک شیشے کے گلوب کے نیچے ہو۔ اور وہ گلوب ایسا چمکدار ہو کہ گویا وہ ایک چمکدار ستارہ ہے۔

باوجودیکہ نزول قرآن کے زمانہ میں سائنس اپنے ابتدائی دور میں سے گزر رہی تھی روشنی کے کمال کو اس نے عجیب سائنسی انداز میں بیان کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے نور کو تین چیزوں میں محصور کر دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کمالِ نور ہمیشہ تین ذرائع سے ہوتا ہے۔ ایک طاقچہ سے دوسرے چراغ یا دیا سے تیسرے گلوب سے جو اعلیٰ درجہ کے شیشہ سے بنا ہوا ہو۔ چراغ خدا کا نور ہے۔ شیشے اور گلوب انبیاء ہیں اور خلافت وہ طاقچہ عکس انداز یا ریفلیکٹر (REFLECTOR) ہے جو الوہیت و نبوت کے نور کو لمبا کرتا اور دور دور تک پھیلا دیتا ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جس طرح طاقچہ تین طرف سے روشنی کو روک کر صرف اس جہت میں ڈالتا ہے۔ جدھر اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح خلفاء نبی کی قوتِ قدسیہ کو جو اس کی جماعت میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ ضائع ہونے سے بچا کر ایک خاص پروگرام کے ماتحت استعمال کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں جماعت کی طاقتیں پراگندہ نہیں ہوتیں۔ اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں۔ اگر خلافت نہ ہوتی۔ تو بعض کاموں پر تو زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے اور تفرقہ اور شقاق کی وجہ سے کسی نظام کے ماتحت جماعت کا روپیہ اور اس کا علم اور اس کا وقت خرچ نہ ہوتا۔ غرض خلافت کے ذریعہ سے الٰہی نور کو جو نبوت کے ذریعہ سے مکمل ہوتا ہے۔ ممتد اور لمبا کر دیا جاتا ہے چنانچہ دیکھ لو الٰہی نور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے طاقچہ کے ذریعہ اس کی مدت کو سوا دو سال اور بڑھا دیا گیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد وہی نور خلافت عمرؓ کے طاق کے اندر رکھ دیا گیا۔ اور ساڑھے دس سال اس کی مدت کو اور بڑھا دیا گیا پھر حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد وہی نور عثمانی طاقچہ میں رکھ دیا گیا۔ اور بارہ سال اس کی مدت کو اور بڑھا دیا گیا۔ پھر حضرت عثمانؓ کی وفات کے بعد وہی نور علوی طاقچہ میں رکھ دیا گیا۔ اور چار سال نو ماہ اس نور کو اور لمبا کر دیا گیا۔ گویا تیس سال الٰہی نور خلافت کے ذریعہ لمبا ہو گیا۔

(تفسیر کبیر سورۂ نور صفحہ ۳۲۰-۳۲۱)

دوسری دلیل۔ اسلامی معاشرہ اور خلافت کے قدرتی تعلق کی آیت استخلاف سے دی گئی ہے۔ جس میں یہ اعلان عام کیا گیا ہے۔ کہ خدا کے دین کو تمکنت اور قوت خلفاء کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اللہ جلشانہ عم اسمہٗ فرماتا ہے۔

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ

(النور: ۵۵)

یعنی جو دین خدا نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے۔ وہ خلفاء کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔

یہ آیت نص صریح ہے اس بات میں کہ اسلامی معاشرہ نظام خلافت ہی کی بدولت نشو و نما پائے گا اور ارتقاء کی آخری منازل تک پہنچے گا۔

تیسری دلیل اس امر پر کہ اسلامی معاشرہ خلافت کا رہین منت ہے سورہ نور میں یہ ملتی ہے کہ اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ کی صحیح معنوں میں بجا آوری خلافت ہی کے ذریعہ سے ممکن ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ خلافت کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی مسلمانوں کو نصیحت فرماتا ہے کہ

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

(النور: ۵۷)

یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو۔ گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعت رسول کرنے والے قرار پائیں گے اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانانِ عالم کو اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی کہ اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ صحیح معنوں میں نظام خلافت کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ ان کے وسیع اور ہمہ گیر فوائد ایک مرکزی شخصیت کا تقاضا کرتے ہیں۔ اور وہی خلیفہ برحق ہے چنانچہ اسلام کے عہد اولیٰ میں جب تک نظام خلافت قائم رہا نہ زکوٰۃ کا نظام بھی اپنی تمام وسعتوں اور برکتوں اور نصرتوں کے ساتھ جاری رہا۔ بعد ازاں اگرچہ مسلمان انفرادی یا اجتماعی طور پر ایک حد تک زکوٰۃ ادا کرتے بھی رہے۔ مگر تزکیہ نفوس کی وہ شاندار جھلک جو خلفاء اربعہ کے مبارک زمانہ میں نمایاں ہوئی تھی۔ دنیا کے پردہ پر دوبارہ دکھائی نہ دے سکی۔

اسی طرح اقامت صلوٰۃ کی عالمگیر برکتوں سے بھی امت مسلمہ محروم ہو گئی۔ کیونکہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے۔ جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ اور قومی ضرورتوں کو لوگوں کے سامنے بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن جب خلافت کا نظام معدوم ہو گیا۔ جب کوئی ایسی مقدس ہستی نہ رہی جو خلیفہ راشد کی حیثیت سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو خطاب کر سکتی اور مسلمانوں کو اس کی اطاعت فرض ہوتی تو ان کے خطیبوں اور سیاسی و دینی لیڈروں سے علاقائی یا خاندانی یا بلدیاتی مصلحتوں اور تقاضوں کو پیش نظر رکھنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا۔ اگر ایک مرکز ہوتا اور دنیائے اسلام ایک ہی جبل الاطاعت امام و خلیفہ کے جھنڈے تلے جمع ہوتی۔ تو خلیفہ وقت کو اکناف عالم سے رپورٹیں پہنچتی رہتیں۔ اور وہ سب مسلمانوں کی راہنمائی کرتا۔ کہ اسلامی معاشرہ اور اشاعت اسلام کے لئے کیسی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور کس قسم کی خدمات پیش کرنے کا مطالبہ آج دین حق کر رہا ہے۔

زوال امت کا دور اصل یہی دور تھا۔ جس کی نسبت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال قبل یہ ہدایت جاری فرمائی کہ

فَاِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ
خَلِيْفَةَ اللهِ فِي الْاَرْضِ
فَالْزَمْهُ وَاِنْ نُهِكَ
جِسْمُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۴۰۳)

یعنی ان حالات میں اگر تم زمین پر اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ دیکھو تو اس کی متابعت و مصاحبت اختیار کرو خواہ اس وجہ سے تمہارا جسم لہولہان کر دیا جائے۔ یا تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی زمانہ کی نسبت یہ خوشخبری بھی سنائی کہ

ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ
عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ

(مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

فرمایا ظلم و ستم کے دور کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔

شارحین حدیث نے تسلیم کیا ہے کہ آخری زمانہ میں منہاج نبوت پر خلافت کا قیام ظہور مہدی کے ذریعہ سے ہوگا۔ اور بحار الانوار جلد ۱۳ (مؤلفہ حضرت باقر مجلسی) میں لکھا ہے کہ

مہدی کے بارہ خلفاء ہوں گے

ان پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کا قیام اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا چمکتا ہوا نشان ہے۔ کیونکہ خلافت احمدیہ کی برکت سے دنیا بھر میں ایک کروڑ سے زائد نفوس پر مشتمل ایک عظیم الشان اسلامی معاشرہ معرض وجود میں آچکا ہے۔ جو دہریت الحاد اور کفر کی گھٹا ٹوپ ظلمتوں میں روشنی کا مینار ہے جس کی ضیا پاشیوں نے پھر سے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی ہے۔

اس ناقابل تردید حقیقت کے ثبوت میں بہت سے انصاف پسند اہل قلم اصحاب کے تاثرات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر میں نمونۃً صرف پانچ تحریرات درج کر کے یہ مضمون ختم کر دوں گا۔

۱۔ مرزا محمد اسلم امرتسر کے ایک ممتاز صحافی تھے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے عہد خلافت کے آخری سال (۱۹۱۳ء) میں قادیان تشریف لائے۔ اور واپسی پر ایک مفصل مضمون میں لکھا کہ

"عام طور پر قادیان کی احمدی جماعت کے افراد کو دیکھا گیا تو انفرادی طور پر ہر ایک کو توحید کے نشے میں سرشار پایا گیا۔ اور قرآن مجید کے متعلق جس قدر عاشقانہ محبت اس جماعت میں میں نے قادیان میں دیکھی کہیں نہیں دیکھی۔ صبح کی نماز مسجد احمدیہ کے چھوٹی مسجد میں پڑھنے کے بعد جو میں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو میں نے بلا تمیز بوڑھے و بچے اور نوجوان کے لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا۔ دونوں احمدی مسجدوں میں دو بڑے گروہوں اور سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا موثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا۔ حتیٰ کہ احمدی جماعت کے تاجروں کا صبح سویرے اپنی اپنی دوکانوں اور احمدی مسافر مقیم مسافر خانے کی قرآن خوانی بھی ایک نہایت پاکیزہ سین پیدا کر رہی تھی۔ گویا صبح کو مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ قدسیوں کے گروہ در گروہ آسمان سے اتر کر قرآن مجید کی عظمت کا سکہ بٹھانے آئے ہیں۔ غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا۔"

"جو کچھ میں نے احمدی قادیان میں جا کر دیکھا وہ خالص اور بے ریا توحید پرستی تھی اور جس طرف نظر اٹھتی تھی قرآن ہی قرآن نظر آتا تھا غرض قادیان کی احمدی جماعت کی عملی صورت میں اپنے اس دعوے میں کہیں بڑی حد تک سچا ہی سچا پایا کہ وہ دنیا میں اسلام کی تجدید صحیح کے طریقوں سے تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ ترقی دینے کے اہل ہیں اور وہ ایسی جماعت ہے جو دنیا میں عموماً قرآن مجید کے خالصۃً عملی پیرو اور اسلام کی فدائی ہے۔"

(بدر ۱۳ / مارچ ۱۹۱۳ء)

۲۔ برصغیر پاک و ہند کے صاحب طرز ادیب علامہ نیاز فتحپوری جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے تحریر فرماتے ہیں

"اس وقت مسلمانوں میں ان کو بے دین و کافر کہنے والے تو بہت ہیں مگر مجھے تو آج دنیائے اسلام کی جماعتوں میں کوئی جماعت ایسی نظر نہیں آتی۔ جو اپنی پاکیزہ معاشرت اپنے اسلامی رنگ رکھاؤ اپنی تاب مقاومت اور حسن صبر استقامت میں احمدیوں کے خاک پا کو بھی پہنچتی ہو......

اور جب قادیان اور ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو خیال اس کشت یورپ و افریقہ اور ایشیا کے ان بعید و تاریک گوشوں سے بھی یہی آواز پیدا ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں غریب انڈیا را احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔" (ملاحظات نیاز)

(مرتبہ مولانا محمد اجمل صاحب شاہد)

۳۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے دست راست جناب نواب بہادر یار جنگ نے اپنے مکتوب (مورخہ ۲۰ شوال المکرم ۱۳۶۱ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۲ء) میں تحریر فرمایا:-

"خذ ما صفا کے اصول کے ماتحت میری دلی تمنا ہے کہ میں تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس چھوٹی سی جماعت (جماعت احمدیہ ناقل) کی طرح منظم اور ایک سر کے تحت جو اصول اسلامی کے مطابق بے حرکت کرتا ہوا دیکھوں۔"

(سو قادیان ص ۵۶ ۴ از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مطبوعہ ۱۹۴۲ء)

۴۔ ملک عبدالقیوم صاحب بار ایٹ لاء ایڈیٹر مسلم سٹینڈرڈ لنڈن و پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے اپنے ایک پیغام میں تحریر فرمایا۔

"اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ سلسلہ احمدیہ کا اہم ترین اور درخشاں ترین وہ کارنامہ ہے۔ جس کا تعلق تبلیغ و توسیع اسلام سے ہے۔ بلکہ سچ تو یہی ہے کہ یہی جذبہ تبلیغ اسلام سلسلہ احمدیہ کی ابتداء اور نشوونما کا محرک ہوا۔ احمدی مبلغین کی خستگی اسلام کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کی چودھویں صدی میں جب مسلمانوں کا دور انحطاط کہنا موزوں ہوگا۔

احیائے اسلام ایسے پُرعظمت کام کا بظاہر حد درجہ مشکل مقصد کو نہ صرف ضروری بلکہ سہل اور ممکن بھی بنا دیا۔ حالانکہ سنین جاریہ کے حالات ہر اعتبار سے اس مہتم بالشان مساعی کے منافی تھے۔ قرون اولیٰ اور وسطیٰ کی اسلامی تاریخ اسلامی مبلغین اور مصلحین کی مجاہدانہ سرگرمیوں سے لبریز ہے جنہوں نے اسلام کو جغرافیائی اور طبعی قیود سے آزاد جان کر ایک جہانگیر برادری کا مرتبہ بنایا۔ لیکن یہ سرگرمیاں اور کوششیں زیادہ تر انفرادی حیثیت سے رونما ہوئیں۔

سلسلہ احمدیہ نے اپنے "تبلیغی نصب العین" کو ایک ادارے کی صورت دے کر ایک منظم کوشش بنا دیا۔ اس منظم کارکردگی کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مبلغین گزشتہ ربع صدی کے دوران میں ایشیا، افریقہ اور امریکہ میں متعدد تبلیغی ادارے قائم کرکے اعلائے کلمۃ الحق کر رہے ہیں۔ نیز اسی کارکردگی کے طفیل غیر اسلامی دنیا جو اسلام کے متعلق تنگ نظری اور بد باطن عیسائی مبلغین کے معاندانہ طرز عمل کی خوگر تھی پہلی مرتبہ اسلامی محاسن سے بہرہ ور ہو رہی ہے۔ میری رائے میں اس فرض سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کا امتیاز سلسلہ احمدیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کا حق ہے"
(قادیان ۱۹۵۶ء ص ۲۵۴ از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی)

۵۔ کراچی کی ایک نامور صحافیہ نے گزشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء میں شرکت کی۔ اور اپنے چشم دید اور ایمان افروز کوائف پر مشتمل ایک مفصل مضمون لکھا جو رسالہ "النصرت" ۱۷/ اور ۲۴ مارچ ۱۹۷۹ء میں شائع ہو چکا ہے۔ نظام خلافت کے طفیل تحریک احمدیت کے ذریعہ دنیا بھر میں جو تبلیغی معاشرہ قائم ہوا ہے اس مضمون میں اس کا ذکر درج ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے۔

"امریکہ، ہالینڈ کے علاوہ دیگر کثیر تعداد میں یورپ سے لوگ آئے ہوئے تھے افریقہ سے آنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ تھی کہ وہ سارے لوگ جو اپنا مذہب بدل کر احمدی ہوئے تھے۔ انہوں نے اسلام کے بارے میں کافی مفصل مطالعہ کیا تھا اور پھر احمدی فرقہ کے بارے میں تو وہ مکمل طور پر مطلع تھے۔ اکثر و بیشتر افراد تو قرآنی آیات اور ان کے ترجمے کے ساتھ ہمارے سوالات کا جواب دیتے۔"

"ایک بات جو اسلام کے بقیہ بہتر "۷۲" فرقوں میں سے کسی میں نہیں دیکھنے میں آئی۔ وہ مذہب کا، قرآن کا تفصیلی گہرائی میں کیا گیا مطالعہ ہے ربوہ میں باقاعدہ مختصر کورسز ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف عمروں کے لڑکے لڑکیوں کو مذہب و قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ پوری جماعت انار کے دانوں کی طرح منظم ہے اور یہ اسی کی تنظیم ہی ہے کہ احمدی فرقہ پوری دنیا میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔"
("النصرت" ص ۹ و ص ۳۴)

خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے۔ جب ہر غیر اسلامی تہذیب و ثقافت حرف غلط کی طرح مٹ جائے، ہر دل پر اسلام کا سکہ بیٹھ جائے۔ اور ساری دنیا اسی طرح حقیقی مسلمانوں سے بھر جائے جس طرح صحرا ریت کے ذروں سے اور سمندر پانی کے قطروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

خلافت کا بابرکت نظام

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"خلفاء کے تقرر اور ان کے مقام کے متعلق اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خلافت کا منصب کسی صورت میں بھی ورثہ میں نہیں آسکتا بلکہ یہ ایک مقدس امانت ہے جو مومنوں کے انتخاب کے ذریعہ جماعت کے قابل ترین شخص کے سپرد کی جاتی ہے۔ اور چونکہ نبی کی جانشینی کا مقام ایک نہایت اہم اور نازک مقام ہے۔ اس لئے اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ گو بظاہر خلیفہ کا انتخاب لوگوں کی رائے سے ہوتا ہے مگر اس معاملہ میں خدا تعالیٰ خود آسمان سے نگرانی فرماتا ہے اور اپنے تصرف خاص سے لوگوں کی رائے کو ایسے راستے پر ڈال دیتا ہے جو اس کے منشاء کے مطابق ہو۔ اس طرح گو خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ سے عمل میں آتا ہے مگر در اصل اس انتخاب میں خدا تعالیٰ کی مخفی تقدیر کام کرتی ہے۔ اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے خلفاء کے تقرر کو خود اپنی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ ہم خود بناتے ہیں۔ یہ ایک نہایت لطیف روحانی انتظام ہے جسے شاید دنیا کے لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل ہو مگر حقیقت یہی ہے کہ خلیفہ کا تقرر ایک طرف تو مومنوں کے انتخاب سے اور دوسری طرف خدا کی مرضی کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے اور خدائی تقدیر کی مخفی تاریں لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر منشاء ایزدی کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ پھر جب ایک شخص خدائی تقدیر کے ماتحت خلیفہ منتخب ہو جاتا ہے، تو اس کے متعلق اسلام کا حکم یہ ہے کہ تمام مومن اس کی پوری پوری اطاعت کریں۔ اور خود اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ تمام اہم اور ضروری امور میں مومنوں کے مشورہ سے کام کرے۔ اور گو وہ مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں بلکہ اگر مناسب خیال کرے تو مشورہ کو رد کرکے اپنی رائے سے جس طرح چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔ مگر بہرحال اسے مشورہ لینے اور لوگوں کی رائے کا علم حاصل کرنے کا ضرور حکم ہے۔

اسلام میں یہ نظام خلافت ایک نہایت عجیب و غریب بلکہ عدیم المثال نظام ہے۔ یہ نظام موجودہ الوقت سیاسیات کی اصطلاح میں نہ تو پوری طرح جمہوریت کے نظام کے مطابق ہے اور نہ ہی اسے موجودہ زمانے کی ڈکٹیٹر شپ کے نظام سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ بلکہ یہ نظام ان دونوں کے بین بین ایک علیحدہ قسم کا نظام ہے۔ جمہوریت کے نظام سے تو وہ اس لئے جدا ہے کہ جمہوریت میں صدر حکومت کا انتخاب میعادی ہوتا ہے مگر اسلام میں خلیفہ کا انتخاب میعادی نہیں بلکہ عمر بھر کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرے جمہوریت میں صدر حکومت بہت سی باتوں میں لوگوں کے مشورہ کا پابند ہوتا ہے مگر اسلام میں خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم تو بے شک ہے مگر وہ اس مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں بلکہ مصلحت عامہ کے ماتحت اسے رد کرکے دوسرا طریق اختیار کر سکتا ہے۔

دوسری طرف یہ نظام ڈکٹیٹر شپ سے بھی مختلف ہے۔ کیونکہ اول تو ملوکیت کی طرح ڈکٹیٹر شپ میں میعادی اور غیر میعادی کا سوال نہیں ہوتا۔ اور دوسرے ڈکٹیٹر کو عموماً کلی اختیار حاصل ہوتے ہیں۔ حتی کہ وہ حسب ضرورت پرانے قانون کو بدل کر نیا قانون جاری کر سکتا ہے۔ مگر نظام خلافت میں خلیفہ کے اختیارات بہرصورت شریعت اسلامی اور نبی متبوع کی ہدایات کی قیود کے اندر محدود ہیں۔ اسی طرح ڈکٹیٹر مشورہ لینے کا پابند نہیں۔ مگر خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم ہے۔

الغرض خلافت کا نظام ایک نہایت ہی نادر اور عجیب و غریب نظام ہے۔ وہ حقیقی فرق جو خلافت کو دنیا کے جملہ نظاموں سے بالکل جدا اور ممتاز کر دیتا ہے وہ اس کا دینی منصب ہے۔ خلیفہ ایک انتظامی افسر نہیں ہوتا بلکہ نبی کا قائم مقام ہونے کی وجہ سے ایک روحانی مقام بھی حاصل ہوتا ہے۔ وہ نبی کی جماعت کی دینی اور دنیوی تربیت کا نگران ہوتا ہے۔ اور لوگوں کے لئے اسے عملی نمونہ بننا پڑتا ہے اور اس کی سنت سند قرار پاتی ہے۔ پس منصب خلافت کا یہ پہلو اسے دوسرے تمام نظاموں سے ممتاز کر دیتا ہے۔" (ماخوذ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا موعود غلبہ اور خلافت کی اہمیت

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم اے شاہد، مربی سلسلہ۔ مقیم سیالکوٹ

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس میں تمام بنی نوع انسان کی جسمانی۔ ذہنی اخلاقی اور روحانی نشوونما کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے۔ اسلام کی حسین اور دلکش تعلیم تمام اقوام و ملل کو امتِ واحدہ بنانے کا موجب ہے۔ اسلام کی ان برکات سے متمتع ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نظامِ خلافت کو جاری فرمایا ہے اور نظامِ خلافت سے غلبۂ اسلام کو لازم قرار دیا ہے۔

مسیح موعود و مہدی معہود کے ذریعہ غلبۂ اسلام:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کے ذریعہ قرار دی ہے کیونکہ امتِ واحدہ کے قیام کے لئے وہ تمام ذرائع اور وسائل بھی اسی دور میں پائے جانے کی خبریں دی گئی ہیں جو غلبۂ اسلام کے لئے ممد و معاون ہیں۔ سورۃ الصّف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝"
(الصّف ع ۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کو تمام دوسرے مذاہب پر غالب کرے۔ اگرچہ یہ بات مشرکوں کے لئے ناپسندیدہ ہی کیوں نہ ہو۔

مفسرین نے اسی آیت کی تفسیر میں غلبۂ اسلام مسیح موعودؑ کے ذریعہ قرار دیا ہے جبکہ:۔

(۱) آخری زمانہ میں جب تمام مذاہب اسلام کے مدمقابل آنے والے تھے

(۲) عالمگیر طبع و اشاعت کے ذرائع بھی پیدا ہو گئے۔

پس اس آخری دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کے ذریعہ مذاہب باطلہ کا مقابلہ ضروری تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

(۱) امتِ مسلمہ کا امام امت میں سے ہوگا۔

(۲) اس امام مسیح و مہدی کے ذریعہ سے صلیبی مذہب شکستِ فاش کھائے گا۔

(۳) خنزیر صفت دشمنانِ اسلام نابود ہو جائیں گے۔

(۴) يُحْيِي الدِّينَ۔ اس کے ذریعہ دینِ اسلام پھر سے زندہ ہوگا۔

(۵) يُقِيمُ الشَّرِيعَةَ۔ شریعتِ اسلامیہ کو دوبارہ قائم کیا جائے گا

(۶) إِمَامًا مَهْدِيًّا۔ مسیح موعودؑ امام مہدی کی حیثیت بھی رکھتے ہوں گے۔ اور یہ ہر دو نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کے ہوں گے۔ (روایات بخاری، مسلم و ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ مہدی معہودؑ کے ذریعہ:

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کا ذکر فرمایا اور اس جماعت کے پیدا ہونے کی پیشگوئی فرمائی جو اس زمانہ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کے رنگ میں غلبۂ اسلام کے لئے کام کرے گی۔ فرمایا:۔

"هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝"
(سورۃ الجمعۃ)

اللہ تعالیٰ نے امیوں (ان پڑھ عربوں) میں ان میں سے اپنا رسول مبعوث فرمایا یہ رسولؐ انہیں آیاتِ الٰہیہ سناتا ہے۔ اور ان کا تزکیہ نفوس کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے وہ اس سے قبل کھلی گمراہی میں تھے۔ پھر یہی رسولؐ ایک دوسری جماعت میں جو صحابہؓ میں سے ہوگی گو ابھی تک ان سے نہیں ملی۔ انہی مقاصد کے لئے مبعوث ہوگا۔ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

سورۃ جمعہ کی ان آیات کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرامؓ نے استفسار کیا:۔

"من هم يا رسول الله"

کہ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ کے مصداق کون لوگ ہیں؟

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:۔

"لو كان الايمان عند الثريا لناله رجل من هؤلاء"
(بخاری)

کہ اگر ایمان ثریا پر بھی جا چکا ہوگا تب بھی ایک فارسی الاصل انسان اسے وہاں سے پالے گا اور زمین پر قائم کر دے گا۔

ایک اور روایت میں رجلٌ اور رجالٌ کے الفاظ ہیں یعنی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص کو دینِ اسلام کے غلبہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندوں میں جانشین اور خلیفہ بنائے گا۔

وعدۂ استخلاف اور غلبۂ اسلام:

اسلام کے اثر و نفوذ کا دائرہ زمان و مکان دونوں لحاظ سے بہت وسیع بلکہ عالمگیر اور تاقیامت ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے اس نبیؐ کامل کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ مگر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محدود زندگی کے بعد فیضانِ محمدی کو وعدۂ خلافت کے ذریعہ پورا کیا گیا اور اسی کے ذریعہ سے غلبۂ اسلام اور تمکنتِ دین کا وعدہ فرمایا۔ سورۃ نور میں فرمایا:۔

"وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۝"
(سورۃ نور ع ۷)

یعنی اللہ عمل صالح بجا لانے والے مومنوں سے وعدہ فرماتا ہے کہ اللہ انہیں زمین میں اسی طرح نعمتِ خلافت سے نوازے گا جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو نوازا تھا وہ ان کے پسندیدہ دینِ اسلام کو طاقت اور تمکنت عطا فرمائے گا اور وہ ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

آیتِ استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ:۔

(۱) اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ میں ایمان و عملِ صالح کی امتیازی شان قائم کرے گا اور انہیں خلافت کی نعمت سے نوازے گا۔

(۲) خلافت کی اس نعمت کے ذریعہ دینِ اسلام کو مضبوطی اور طاقت عطا فرمائے گا۔

(۳) تمام مخالفِ اسلام طاقتوں کو نابود کر کے ایک پُرامن اصلاحی معاشرہ قائم فرمائے گا۔

(۴) اس نعمت کے ذریعہ توحیدِ الٰہی کا پرچار ہوگا۔ اسی کی وحدانیت قائم ہونے سے تمام اقوام امتِ واحدہ بن جائیں گی۔

خلافت علیٰ منہاجِ نبوت اور بعثتِ ثانیہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی

فرمائی اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں اس کے دوبارہ ظہور کا بھی اعلان فرمایا۔ جو مہدی مسعودؑ اور اس کے روحانی جانشینوں کے ذریعہ مقدر تھا۔ آپؐ نے خبر دی:۔

"تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون، ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ۔ ثم تکون ملکا عاضا فتکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ ثم سکت۔"

(مسند احمد بن حنبل و بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح [illegible])

آپؐ نے فرمایا کہ تم میں نبوت ہوگی اور جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا یہ نبوت تم میں باقی رہے گی اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا پھر اس نبوت کے بعد تم میں نبوت کے طور طریق پر خلافت آجائے گی۔ اور یہ خلافت جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا تم میں باقی رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا اور پھر بڑی سخت بادشاہت آجائے گی اور وہ بھی تم میں سے جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا باقی رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا۔ پھر اس کے بعد جبری بادشاہت آجائے گی۔ جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا یہ بھی باقی رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا۔ پھر اس کے بعد منہاج نبوت پر خلافت آجائے گی۔

(شارح حدیث لکھتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت مسیح موعود مہدی مسعودؑ کا زمانہ ہے) اس کے بعد راوی (یعنی حضرت حذیفہؓ) فرماتے ہیں کہ آپؐ خاموش ہو گئے۔

مہدی مسعودؑ اور مسیح موعودؑ کا مبارک دورِ خلافت:

آیت استخلاف اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کے وعدہ سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس مبارک دور کی اہمیت واضح ہے جس میں مسیح موعودؑ اور مہدی مسعودؑ کے ذریعہ نظام خلافت جاری ہوگا اور ان خلفاء کے ذریعہ دین اسلام کو تمکنت اور طاقت ملتی رہے گی اور یہ خلفاء اس نہج پر ہوں گے جس نہج پر امت موسویہ کے خلفاء تھے۔ آیت استخلاف اور سورۃ جمعہ کی پیشگوئی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ذکر فرمایا ہے وہ مسیح محمدیؐ اور آپؐ کے روحانی فرزند کے ذریعہ مقدر تھی اور اس مبارک دور خلافت کی عظیم نعمت کی خبر دے کر خاموشی اختیار فرما کر اس کے دائمی اور تا قیامت رہنے کا اظہار فرما دیا اور پھر اسی مبارک زمانہ کے بارہ میں فرمایا:۔

(۱) "میری امت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جس کے متعلق یہ نہ کہا جا سکے کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بابرکت ہے یا آخری حصہ"

(۲) "وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے پہلے دور میں میں ہوں اور اس کے آخری دور میں مسیح موعودؑ ہے۔"

(۳) "میری امت کے آخری حصہ میں ایسی جماعت ہوگی۔ جن کو اجر مثل اول کے ان کو صحابہؓ کا سا اجر و ثواب ملے گا وہ امر بالمعروف کریں گے اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کریں گے اور تمام فتنوں کا خوش اسلوبی سے مقابلہ کریں گے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ غلبہ اسلام کی بشارت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی آمد کے ذریعہ ہوئی یعنی اور یہ بعثت ثانیہ بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کے روحانی فرزند مہدی مسعودؑ اور مسیح موعودؑ کے ظہور سے ہوئی۔ آپؑ نے غلبہ اسلام کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا۔ اور آپؑ نے احیاء دین اور قیام شریعت کا مقدس فریضہ سرانجام دینے والی ایک پاکیزہ جماعت قائم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعہ غلبہ اسلام کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں بر
منار بلند تر محکم افتاد
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا
سردار۔ خدا تیرے سب کام

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتنے ٹی سیٹ وغیرہ کے لیے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر:۔ ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار کیل چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروز پور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر ۱ ۔ ۴۱۰۶۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴ (ایئرکنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئرکنڈیشنڈ)
پروپرائٹر۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

قدیمی — اوّلین — شہرہ آفاق
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر قسم کے مفت مشورہ کے لیے
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں
مینیجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

دوست کر دے گا اور تیری
ساری مرادیں تجھے دے گا"
(تذکرہ صفحہ ۱۰۲)

(۲) "قریب ہے کہ سب ملتیں
ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور
سب حربے ٹوٹ جائینگے
مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ
جو نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا۔
جب تک دجّالیت کو پاش
پاش نہ کر دے۔ وہ وقت
قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید
جس کو بیابانوں کے رہنے
والے اور تمام تعلیموں سے
غافل بھی اپنے اندر محسوس
کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے
گی اس دن نہ کوئی مصنوعی
کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ
کوئی مصنوعی خدا اور خدا
کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب
تدبیروں کو باطل کر دے گا۔"

(۳) "خدا اپنے بزرگ نشانوں
کے ساتھ اور اپنے نہایت
پاک معارف کے ساتھ اور
نہایت قوی دلائل کے ساتھ
دلوں کو اسلام کی طرف پھیر
دے گا اور وہی منکر رہ
جائیں گے جن کے دل مسخ شدہ
ہیں۔ خدا ایک ہوا چلائیگا
جس طرح موسم بہار کی ہوا
چلتی ہے اور ایک روحانیت
آسمان سے نازل ہوگی اور
مختلف بلاد اور ممالک
میں بہت جلد پھیل جائیگی
جس طرح بجلی مشرق اور
مغرب میں اپنی چمک ظاہر
کر دیتی ہے ایسا ہی اس
روحانیت کے ظہور کے
وقت ہوگا۔ تب جو نہیں
دیکھتے وہ دیکھیں گے اور جو
نہیں سمجھتے وہ سمجھیں گے
اور امن و سلامتی کے ساتھ
راستی پھیل جائے گی۔"
(کتاب البریہ صفحہ ۲۷۱)

(۴) "سچائی کی فتح ہوگی اور
اسلام کے لئے پھر اس
تازگی اور روشنی کا دن آئیگا
جو پہلے وقتوں میں آچکا
ہے اور وہ آفتاب اپنے
پورے کمال کے ساتھ پھر
چڑھیگا جیسا کہ پہلے وقتوں
میں چڑھ چکا ہے" (فتح اسلام صفحہ ۱۰
حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے کثرت کے ساتھ
غلبۂ اسلام کی بشارتیں دیں اور اس عظیم کام
کی تکمیل کے لئے نظام خلافت کی پیشگوئی
فرمائی جس کا وعدہ آیت استخلاف میں کیا
گیا ہے۔

جماعت احمدیہ میں نظام خلافت:

غلبۂ اسلام کی اس عظیم جدّوجہد کو
پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے
نے جماعت احمدیہ میں بھی نظام خلافت
جاری فرمایا۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ نے
اپنے بعد قدرت ثانیہ کے ظہور کی خبر دی۔
آپؑ نے فرمایا:۔
"تمہارے لئے دوسری قدرت
(خلافت۔ ناقل) کا دیکھنا
بھی ضروری ہے اور اس کا
آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ
وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ
قیامت تک منقطع نہیں
ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت
نہیں آسکتی جب تک کہ میں
نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا
تو پھر خدا اس دوسری قدرت
کو تمہارے لئے بھیج دے گا
جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی
جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ
میں وعدہ ہے اور وہ میری
ذات کی نسبت نہیں ہے
بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے
جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں
اس جماعت کو جو تیرے پیرو
ہیں قیامت تک دوسروں پر
غلبہ دوں گا ....
خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام
روحوں کو جو زمین کی متفرق
آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا
یورپ اور کیا ایشیا۔ ان
سب کو جو نیک فطرت رکھتے
ہیں توحید کی طرف کھینچے اور
اپنے بندوں کو دین واحد پر
جمع کرے"
(الوصیت صفحہ ۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے اس پیشگوئی کے ذریعہ اپنے بعد:۔
(۱) قدرت ثانیہ کے ظہور یعنی نظام خلافت
کی پیشگوئی فرمائی ہے
(۲) تکمیل غلبۂ اسلام کے وعدہ کو خلافت
سے وابستہ قرار دیا ہے
(۳) نظام خلافت کے ذریعہ امت واحدہ
کے قیام کی خبر دی ہے

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر
تشریف لائیے
فون نمبر ۶۰۲۲۰/۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

حضرت حکیم نظام جان رحؒ
کا
مشہور دواخانہ
○
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۴۸۴۴
ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود ○ فون نمبر ۶۳۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان رحؒ
رجسٹرڈ درجہ اول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کی عظیم نعمت اور اُس سے متمتع ہونے کا طریق!

(محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ربوہ)

خلافت کا منصب ایک عظیم الشان منصب ہے۔ خلیفہ جانشین یا قائم مقام و نائب کو کہتے ہیں اور ہر ایک خلیفہ یا جانشین اپنے اصل سے مشابہت رکھتا ہے۔ اگر مشابہت نہ ہو تو وہ خلیفہ نہیں کہلا سکتا۔

شرف انسانیت

ہمارے اس عالم کو پیدا کرنے کے بعد یعنی زمین و آسمان، چرند و پرند، حیوانات و جمادات کو معرض وجود میں لانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ اس کا کوئی خلیفہ ہو، جو اس کارخانہ عالم میں اس کی مشیت کو نافذ کرنے والا ہو اور وہ کام اس کی نیابت میں کرے جو اللہ تعالیٰ اس کے سپرد کرے اور اس کارخانہ عالم پر اس کی نیابت میں حکومت کرے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کا جائزہ لیا۔ مگر اس کام مخلوق میں سے کوئی بھی اس کام کے کرنے کا دم بھرنے والا نہ ہوا، جیسا کہ اس نے فرمایا:۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۷۲)

کہ ہم نے اپنی امانت یعنی خلافت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا کہ کون تم میں سے یہ کام کرے گا؟ لیکن ان سب نے انکار کر دیا کہ ہم اس کام کے کرنے کے اہل نہیں اور اپنے آپ میں ڈر گئے کہ ہم یہ بوجھ اٹھا نہیں سکتے۔ مگر انسان نے اس امانت کو ادا کرنا اور اس کا خلیفہ بننا منظور کر لیا اور یہ کام اپنے ذمہ لے لیا، کیونکہ انسان اس کام میں اپنی جان پر ظلم کر سکتا اور مشقت اٹھا سکتا تھا اور اس کام میں آنیوالی مشکلات و مصائب سے بے پرواہ ہونے والا تھا۔

اس آیت کریمہ میں امانت سے مراد خلافت ہی ہے اور خلافت کا عظیم مرتبہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ

اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (النساء آیت ۵۹)

میں بھی خلافت و حکومت کی طرف ہی اشارہ ہے کہ حکومت اور اس کے مناصب صرف انہی لوگوں کو دیئے جائیں جو اس کے اہل ہوں اور اس کام میں پیش آنے والی مشکلات و مصائب کی کوئی پرواہ نہ کرنے والے ہوں اور لوگوں کے فائدہ اور آرام کو اپنے آرام اور فائدہ پر ترجیح دینے والے ہوں اور عدل و انصاف کو جو بہت ہی مشکل کام ہے قائم کرنے والے ہوں۔

انسان کی اس قابلیت و خلافت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ملاءِ اعلیٰ یعنی ملائکہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً کہ میں زمین میں اپنا ایک جانشین بنانے والا ہوں اور اسے خلعتِ خلافت پہنانے والا ہوں (سورۃ البقرہ آیت ۳۱) اور ایک دوسرے مقام سورۃ ص میں [illegible] کے متعلق فرمایا:۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ۔ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ۔ (آیت ۷۱، ۷۲)

کہ میں گیلی مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔ پس جب میں اسے اچھی طرح سے مکمل اور درست کر لوں اور اپنی روح یعنی کلام اس میں پھونک دوں اور وہ میری روح سے کلام کرنے لگے تو تم اس کے سامنے سجدہ میں گر جاؤ اور اس کی اطاعت میں مشغول ہو جاؤ اور جو حکم وہ تمہیں دے، تم اس حکم کو بجا لاؤ۔

اس آیت کریمہ نے ہمارے لئے دو حقیقتیں نہایت واضح کر دیں۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ایک بشر (انسان) ہوگا دوسرے یہ کہ سب پر اس کی اطاعت واجب ہوگی اور ان کے لئے یہ ہرگز جائز نہ ہوگا کہ وہ اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی کریں۔ انہیں اس کی اطاعت میں ایسا ہی مشغول رہنا ہوگا جیسا کہ سجدہ کرنے والا کمال عاجزی سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے گرا دیتا ہے اور انکساری کا مکمل نمونہ دکھلاتا ہے۔ گویا خلیفۃ اللہ، اللہ تعالیٰ کا ظل اور نائب اور جانشین ہے اور ملائکہ پر اس کی اطاعت اور کمال فرمانبرداری اور اظہار تواضع و عاجزی فرض ہے۔

چنانچہ اس اعلان کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنا خلیفہ اپنی زمین میں بنایا اور اپنے تمام مقربوں کو جو ملائکۃ اللہ کہلاتے ہیں اس کی کامل اطاعت کا حکم صادر فرما دیا۔

ابدی نعمت و انعام خلافت

نیز اس خلعت خلافت کے ذکر میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ یہ نعمت و انعام خلافت صرف ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام تک ہی محدود و محصور نہ ہوگی بلکہ آپ کی ذریت میں سے بھی جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام پر عمل پیرا ہوں گے، انہیں بھی یہ انعام وقتاً فوقتاً عطا ہوتا رہے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

(البقرہ آیت ۳۸)

کہ جب بھی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آوے یعنی کوئی ہادی ظاہر ہو تو جو لوگ بھی اس ہدایت اور ہادی کی اتباع اور پیروی کریں گے ان پر نہ کوئی خوف آئے گا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے اور اسی بات کو زیادہ تفصیل سے بہ الفاظ ذیل بیان فرمایا:۔

يٰبَنِىْۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِىْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

(الاعراف آیت ۳۵)

کہ اے آدم کی اولاد جب کبھی میرے رسول (پیغمبر) جو تم میں سے ہوں گے آئیں اور میرے نشانات تمہارے پاس بیان کریں تو تم میں سے جو بھی تقویٰ اختیار کرے اور اپنی اصلاح کر لے، ان پر نہ کوئی خوف (عقاب) ہوگا اور نہ ہی کوئی غم۔

شروطِ خلافت

پھر ایک لمبا زمانہ گذر جانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے اپنی خلافت و امامت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منتخب فرمایا تو ان کے لئے بھی۔ اور ان کی دعا کی قبولیت کے بعد۔ اس امامت و خلافت کی بقاء کا ان کی نیک اولاد سے بھی وعدہ فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ کہ میں اپنی امامت و خلافت تیری اولاد میں سے انہی کو عطا کروں گا جو ظالم نہ ہوں (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۴)

اور یہ وعدہ اپنے کمال کو اس وقت پہنچا جب آپ کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ نے سید الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا اور انہیں ساری دنیا کے لئے مبعوث فرمایا اور وہ امامت و خلافت جو صرف ایک خاص قوم اولاد ابراہیم کے لئے مختص تھی اسے ساری دنیا کے لئے عام کر دیا اور آپ کے ذریعہ آپ کی امت کو صریح الفاظ میں خلافت فی الارض عطا فرمانے کا ان الفاظ میں اعلان فرمایا:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔۔۔۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

(سورۃ النور آیت ۵۶)

کہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں گے اور نیک اعمال بجا لائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خلافت زمین میں عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ تم سے قبل پہلے لوگوں میں سے خلفاء بناتا رہا ہے۔ گویا خلافت الٰہیہ کا وعدہ آپ کی امت کے لئے قیامت تک ممتد کر دیا گیا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد بھی قیامت تک ممتد ہے اور آپ کے حلقہ اطاعت سے کوئی قوم باہر نہیں۔ کالے ہوں یا گورے، مشرقی ہوں یا مغربی۔

مذکورہ بالا آیت قرآنیہ سے ظاہر ہے کہ اس عالم میں خلافت ایک خاص الخاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام کو اور ان کے بعد ان کی نسل میں سے خاص الخاص لوگوں کو جو

آدم علیہ السلام کے خاص الخاص اظلال ہوں اور فیوضِ الٰہیہ کے مورد اور اللہ تعالیٰ کے منظورِ نظر ہوں، انہیں ملتا ہے اور ملائکہ تک کو ان کی خدمت و اطاعت اور نصرت میں لگا دیا گیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات غیب الغیب ہے۔ عام لوگوں کی زندگی تو غفلت میں ہی گذر جاتی ہے اور بہت سے لوگ اس کی ذات سے بھی منکر ہوتے ہیں اور انہیں یہ یقین بھی نہیں ہوتا کہ کوئی خدا ہے اور یہ کارخانہ عالم اس کی مخلوق اور اسی کے حکم سے چل رہا ہے۔ پس جو شخص اس غیب الغیب ذات پاک سے اس کی اطاعت کا انعام پائے گا، اس کی حقیقت اور ذات بھی عام لوگوں سے مخفی رہے گی کیونکہ جب کوئی شخص اصل سے ہی ناآشنا، منکر یا ناواقف و بے خبر ہے وہ اس کے ظل اور خلیفہ سے کب باخبر ہو گا اور اس کی شان و عظمت کا اعتراف کیسے کرے گا؟ وہ تو محجوب ہی رہے گا اور محجوب ہی مرے گا۔ نہ اس کے نزدیک خدا کوئی چیز ہو گا اور نہ ہی اس کا خلیفہ اور انکار (کہ کوئی خلیفہ نہیں) اور استکبار (کہ میں اس سے بڑا ہوں۔ یہ کیا چیز ہے؟) اس کا شعار ہو گا اور یہی چیز بالآخر اسے غضبِ الٰہی کا نشانہ بنا دے گی۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس حقیقت کو اپنی پاک کتاب قرآن شریف میں بیان فرما دیا ہے کہ اس کے مقرب ملائکہ تو اس کے خلیفہ کے سامنے سر بسجود ہو گئے

اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(سورۃ بقرہ آیت ۳۴)

سوائے ابلیس کے جس نے خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ آدم کی اطاعت سے انکار کر دیا اور اس نے اپنے آپ کو آدم سے بڑا سمجھا۔

تب اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ چونکہ یہ میرے حکم سے روگردان ہے اور جس کی اطاعت کرنے کا میں نے اسے حکم دیا ہے، اس کی اطاعت کرنے سے انکار کرتا ہے اور باوجودیکہ میں نے اپنے خلیفہ کو سب سے بڑا بنایا ہے اور یہ اپنے آپ کو اس سے بڑا سمجھتا ہے اس لئے یہ منکر ہے اور جو لوگ میرے خلیفہ کا انکار کریں اور اس کی اطاعت سے روگردان ہوں اور ابلیس کے تابع ہو جائیں، ان کو میں اپنی جناب سے دھتکار دوں گا اور جنت کے قریب بھی ان کو آنے نہ دیا جائے گا اور جہنم ان سے بھرا جائے گا۔ چنانچہ سورۃ الاعراف آیت ۱۱ تا ۱۸ میں فرمایا:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ
ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ
لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝
قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ
اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا
خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ
نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

اور انہی کے مشابہ وہ الفاظ ہیں جو آیت استخلاف میں منکرینِ خلافت کے لئے فرمائے گئے ہیں:۔

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

کہ جو لوگ ان تائیداتِ الٰہیہ کو دیکھ کر بھی جو خدا تعالیٰ اپنے خلفاء کے لئے دکھلائے گا ان کا انکار کریں گے وہ فاسق ہوں گے اور

فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ

کے الفاظ ہی ابلیس کے لئے فرمائے گئے ہیں۔

اطاعتِ خلافت

پس خلیفہ کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے واجب ہے کہ ہر مومن سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہ ہم نے آپ کی بات اچھی طرح سن لی ہے اور ہم آپ کی اطاعت کرتے ہیں، کو اپنا شعار بنائے اور اباء (انکار) اور استکبار (خود پسندی اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے خلیفہ سے بڑا سمجھنے) سے باز رہے۔

یہی خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور یہی مقربانِ حضرتِ احدیت ملائکہ اور ان کے اظلال کا نمونہ ہے اور یہی مومنوں کی کامیابی کا راز اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

شرح چندہ الفضل

سالانہ چندہ	۸۰ــ۰۰
ششماہی	۴۱ــ۰۰
سہ ماہی	۲۱ــ۰۰
خطبہ نمبر سالانہ	۲۰ــ۰۰

کوٹھی، مکان، پلاٹ، زرعی زمین کی خرید و فروخت کیلئے **فضل عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز**
ـــ آپ کا مخلص، مستعد، معاون ادارہ ـــ
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ ربوہ
خالد

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہو گا۔
سالانہ قیمت پندرہ روپے ہے
(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

دانت مت نکلوائیے
ورنہ عمر بھر اس کی تلافی نہ ہو سکے گی

اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEA) قیمت ۱۵/-
اینٹی کیریز (ANTI CARRIES) قیمت ۱۵/-
پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) قیمت ۱۵/-
ٹوتھ کیور (TOOTH CURE) قیمت ۲/-

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۴۰۶/۷۰

بچوں کی تربیت کا
آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے!
یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔
سالانہ قیمت بارہ روپے ہے
(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت و ارزاں ملنے کا پتہ: **محبوب عالم اینڈ سنز رجسٹرڈ اچھو سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا موعود غلبہ - بقیہ صفحہ ۱۴

اس عظیم نعمت خلافت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کی تکمیل کے سامان پیدا فرما دیئے ہیں اور آج قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسندِ خلافت پر متمکن ہیں۔ جو اکنافِ عالم میں غلبۂ اسلام کی نوید سنا رہے ہیں اور شمع خلافت کے ایک کروڑ سے زیادہ پروانے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کا نذرانہ اپنے امام ہمام کے قدموں میں رکھتے ہوئے زبانِ حال کہہ رہے ہیں کہ

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

اور خدا تعالیٰ کی اس منتخب جماعت کا امام غلبۂ اسلام کے اس عظیم دن کی خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

"میں آپ کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی انشاء اللہ .... میں احمدی مردوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن آ گیا ہے اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے اس کا فضل شاملِ حال رہا تو یہ ظاہراً ناممکن، ممکن ہو کر رہے گا۔"

(دورۂ افریقہ میں خطاب بحوالہ الفضل)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خلافت کی اس عظیم نعمت کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا سورج جلد از جلد نصف النہار پر لائے اور یہ ہمیشہ بنی نوع انسان کے سروں پر چمکتا رہے اور اس کی روحانی تمازت سے انسانی قلوب میں محبت اسلام کی حدت قائم رہے۔ آمین

الفضل

میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں!

خلافت کا مقام - بقیہ صفحہ ۸

ہو طاقت بھی ہوتی تھی ہر چیز بندھی ہوئی تھی۔ لیکن تمدن ہیچ تفرقہ و انتشار کی ایسی ہوا چلی کہ ہر تدبیر بکھرا، ہر جماعت بکھری، ہر علمی اور الٰہی طاقت الگ الگ ہو کر منتشر اور تتر بتر ہو گئی۔ قرآن کریم کے بتلائے ہوئے قانون تنزل اقوام کے مطابق یہ حالت ہر چیز اور ہر گوشہ وجود و عمل پر طاری ہو گئی۔ اور اسے ایک ہزار برس پر تین صدیاں گزر چکی ہیں۔ کہ برابر طاری ہو رہی ہے اور بڑھتی جاتی ہے۔ لوگ اسباب تنزل امت پر بحث کرتے۔ اور پھر طرح طرح کی علتیں ٹھہراتے اور طرح طرح کے کارناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و سنت اور عقلیات ہر ایک کے نزدیک خرابی کے تمام فسادات و نتائج صرف اسی چیز کا نتیجہ ہیں۔ اس ایک حقیقت کو کتنے ہی مختلف ناموں سے پکار لو۔ مگر اصل علت اس کے سوا کوئی نہیں۔"

(ایضاً ص ۱۷ و ص ۱۸)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے اس آخری دور میں پیدا کیا ہے جو اپنے برکات کے لحاظ سے دورِ اول کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس موعود کی جماعت میں شامل کیا ہے جسے اللہ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لئے اس زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے۔ احیاء دین اور قیام شریعت اس کے اہم مقاصد ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی نعمت سے بھی متمتع فرمایا ہے۔ اس نعمت کی برکات ہمارے بزرگوں نے مشاہدہ کیں۔ اور ہم بھی ان کے عینی شاہد ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم ان ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ جو اس نعمت کو پانے کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اور ان کو کماحقہ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور چونکہ ایسا کرنا خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضل کے سوا ممکن نہیں اس لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زکوٰۃ

اموال کو

بڑھاتی ہے

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس رسالے نے گزشتہ سالوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں ادا کیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا کہ:-

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو نئی روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔"

(افتتاحی تقریر سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۶۲ء (۱۳۵۱ ہش)

مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۳۳۸ ہش (۱۹۵۹ء) کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ خریدی جاری کروائے۔

ناظمین اعلیٰ / ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ / زعماء کرام اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں کہ کوئی ایسی مجلس نہ رہے جہاں پر یہ رسالہ جاری نہ ہو۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء!

(سالانہ چندہ بارہ روپے صرف)

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے۔ (فرمان رسول اکرمؐ)

بیکار مت بیٹھیے کوئی ہنر سیکھئے

(بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ)

تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کروائی جاتی ہے

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور

ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے

ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے

• الیکٹریشن • موٹر وائنڈنگ معہ فارمولا ڈیزائن • ریفریجریشن و ائر کنڈیشنگ
• ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • (اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)

نئی کلاسز عبدالماجد چغتائی (سابقہ پرنسپل راولپنڈی) کی زیر نگرانی شروع کی گئی ہیں

نیز:

• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپنٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پلمبر اور کنسٹرکشن فورمین

کم فیس | ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی | کم مدت

نوٹ: تمام میٹرک طلباء کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے ترجیح دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے (داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح، دوپہر اور شام۔ پراسپیکٹس مفت حاصل کریں)

احمدی احباب کیلئے فیس میں ۱۵٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونک ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ لاہور فون 61540 / 55411

برانچ: 65/A کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس بس سٹینڈ صدر راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۲۶۱۸ ؛ گھر فون ۵۳۵۰۰

کو ہمیشہ یاد رکھیے

فون ملز ۲۷۹۴۶ —— فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ۔ فیصل آباد

امپورٹر —— ایکسپورٹر

لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پاپلین۔ جاذب نظر، دیدہ زیب ہر گھر کی پسند

آفس

منڈی رنگی۔ ریل بازار فیصل آباد

آپ کا اپنا ادارہ

کوسموس ڈرائی کلینرز

جدید ترین ڈرائی کلیننگ کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیے

اپنے احباب کے لئے ۲۵٪ کی سپیشل رعایت

میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز فون ۳۲۷۲

چوک حسین آگاہی۔ نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

نرخنامہ

اکسیر رانی کھیت (گولیاں)

فی شیشی ۔/۲ روپے، درجن ۔/۱۸ روپے، گرس ۲۰۱/۶۰ روپے مع بونس

رانی کھیت انجکشن

فی شیشی (۲۰ مرغیوں کیلئے) ۲/۲ روپے، درجن ۔/۱۸ روپے، گرس ۲۰۱/۶۰ روپے مع بونس

پولٹری کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ۔ فون ۲۰۷

آپ کی طبی ضروریات کا مرکز

دواخانہ **ہاضمون** رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے

اہل صد اعتماد ادارہ

الکیمسٹس فون ۴۱۶۶۴

(EL-KEMISTS)

سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ ایچ۔ ایف۔ ایف اور نیسپاک (NESPAK)

کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

شالوں کی مشہور دوکان

الفردوس

۸۵۔ بی انار کلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کی نرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مربینا تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انار کلی لاہور

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم **نظام جان** ؒ

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبد الحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوانِ محمود) ربوہ میں ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو

مطب فرمایا کریں گے!

ربوہ اور اس کے قرب و جوار کے مریض ان دو دنوں میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جمعرات۔ تین بجے بعد دوپہر سے شام چھ بجے تک

اور جمعہ۔ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک

(مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ)

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔

لینڈ مارکیٹ

۱۰۳۔ سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی" کراچی نمبر ۴

فون ۵۴۰۹۶۶، ۵۴۴۳۴۳، ۵۴۰۳۴۰

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور با رعایت

بہتر تشخیص —— مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد

ٹویوٹا

گاڑی کے ہر قسم کے اعلیٰ پرزہ جات

ہول سیل پر

الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں

فون نمبر ۷۲۶۰۹

۳۸۔ تبت سنٹر بندر روڈ۔ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

حضرت مولانا مولوی نورالدین کا قائم کردہ ادارہ

ناغہ کبھی نہیں

سنہ ۱۹۱۱ سے خادم ادارہ

مخلصانہ مشورہ اور ہمدردانہ علاج

کے لیے تشریف لاویں یا خط و کتابت کریں

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

فون نمبر ۴۸۴۴

اوقات مطب صبح ۸ تا ۱ بجے، شام ۴ تا ۷ بجے

مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

درخواست دعا

مکرم عبدالحمید صاحب مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نے دفتر الفضل کو ایک چھوٹا کیلکولیٹر (جمع تفریق کا آلہ) دیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے۔ آمین۔ (مینجر الفضل۔ ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا آپ کا فرض ہے۔ (مینیجر)

اسلام آباد و راولپنڈی

میں پلاٹس و بنگلہ جات کی فوری خرید و فروخت کیلئے

قریشی پراپرٹی سنٹر

K، 82 ظفر الحق روڈ راولپنڈی

سے رجوع کریں!

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں

— اور —

پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

خوشخبری

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کرتے وقت ہم سے مشورہ کرنا ہرگز نہ بھولیے۔ انشاء اللہ آپ ہمارے مشورہ اور صحیح راہنمائی سے فائدہ حاصل کریں گے۔

آپ سب کا جانا پہچانا

اپنا ادارہ

انیس اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

بالمقابل مسجد احمد اقصیٰ روڈ ربوہ

ماہنامہ مصباح ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن، دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع، خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا اخلاقی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھائیے۔ قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔

(مدیرہ)

خدمت و دیانت میں منفرد ادارہ

علی اسٹیٹس

ALI ESTATES

فون ۶۶۴

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے مستعد اور محنتی سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت موجود ہے۔ آج ہی ہم سے رابطہ پیدا کر کے باموقع پلاٹس، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیجئے۔

علی اسٹیٹس۔ کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ

مرکزی سالانہ امتحانات برائے خدام و اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اطفال اور خدام کے مرکزی سالانہ امتحانات بالترتیب ۲۵ مئی اور یکم جون کو منعقد ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ قائدین اضلاع و قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ ان امتحانات کے لئے خدام اور اطفال کو تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اور اطفال ان امتحانات میں شامل ہوں۔ اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مرکز کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(اہتمام تعلیم خدام و اطفال مجلس مرکزیہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تینوں معیاروں کا امتحان یکم جون ۱۹۷۹ء کو ہو رہا ہے۔ تمام لجنات کو پرچہ جات پوسٹ کروائے جا چکے ہیں۔ وقت مقررہ پر پرچہ جات حل کروانے کے بعد دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کو ارسال کر دیئے جائیں۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ "خالد" — ماہنامہ "تشحیذ الاذہان"

ہمیں خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی طرف سے بڑی کثرت سے رسائل بھجوانے سے متعلق خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ان رسائل کی اشاعت میں تاخیر ان پر شاق گزر رہی ہے۔ یہ امر ہمارے لئے از حد پریشانی کا موجب ہے۔ خصوصاً بچے اپنے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان سے محبت کے باعث بہت بیتاب ہیں۔

ہم حسب سابق خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی آگاہی کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ہر دو رسائل کے پبلشر مکرم محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم جو گذشتہ ماہ بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ اس وجہ سے ماہ اپریل سے ماہنامہ خالد اور ماہ مئی ۱۹۷۹ء سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

انشاء اللہ نئے تقرری کی منظوری کے بعد حسب سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان اس عرصہ میں دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد فرمائیں اور رسائل کی اشاعت کا انتظار فرمائیں۔ (مینیجر ماہنامہ خالد، ماہنامہ تشحیذ الاذہان - ربوہ)

پھلوں کی لذت آفریں خوشبوؤں سے بھرپور

شیزان کا — شربتِ ثمر قند

Shezan - for that extra taste of goodness.

S/ 4-77

SEAA

نادر موقع

مسجد اقصیٰ کے بالکل قریب کالونی برائے فروخت ٥ موقع کی مناسبت سے نام - یعنی

"رحمان کالونی"

— اس کے علاوہ —

ربوہ کے ہر محلہ میں مکان اور پلاٹ باموقع برائے فروخت

— موجود ہیں

خادم

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

انس مارکیٹ ربوہ

فون ۵۳۵

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے — با اعتماد ادارہ — ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز فون ۵۲۱ فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

بہترین، با اعتماد اور محنتی ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔

اچھوت پراپرٹی ڈیلر - افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

کام بھی اوکے — نام بھی اوکے

⊙ وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ چینجر ⊙ ٹرانسسٹر اور ⊙ الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے لئے۔

⊙ عہدِ حاضر کی تکنیکی ترقی کے عین مطابق ⊙ با صلاحیت اور تجربہ کار انجنیئر جدید آلات سے آراستہ ورکشاپ۔

ڈان — محلہ دارالبرکات ربوہ

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا ادارہ

بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

فون دفتر ۵۰۸

فون گھر ۴۰۵

پبلشر :- مسعود احمد ٭ پرنٹر :- سید عبدالحی ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ